مُقدّسوں کے نام

(اِفسیوں کے خط کا مطالعہ)



پادری اقبال نثار

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

مُقدّسوں کے نام

یعنی

اِفسیوں کے نام خط کا مطالعہ

پادری اقبال نثار
پرنسپل
گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

اِنتساب

میں اِس مختصر مطالعہ کو اپنے دوست اور ہم خدمت پادری پروفیسر ایم۔ ڈبلیو ایگر صاحب کے نام منسوب کرتا ہوں۔ جن کے ساتھ خدمت کرنے میں نہ صرف میں نے لُطف اُٹھایا ہے بلکہ ایک دوسرے کے لئے اور ایک دُوسرے کے ساتھ مل کر کلیسیا کی ترقی اور خداوند کی برکات کے لئے دُعائیں مانگی ہیں۔ مجھے اُن کی دوستی اور مسیحی پیار پر ہمیشہ ناز رہے گا۔

دیباچہ

پروفیسر اقبال نثار نے نہایت ہی قلیل مدّت میں حسبِ ذیل دینی تصانیف کو رنگِ وجود بخشا۔

(۱) حصّہ بہ حصّہ طرح بہ طرح (۲) ایمان ہی سے

(۳) خداوند کا دن (۴) بارہ پھاٹک

جو مسیحی دینیات کے مطالعہ کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اُن کی تازہ ترین تصنیف "مقدسوں کے نام" منصہ شہود پر آئی ہے اِس کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف ہر باب کی آیات کی تقسیم سے موضوعات و عناوین کے تعین میں یدِطُولیٰ رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ کے مکتُوب "مقدسوں کے نام" کے چوہتر عنوان نہایت قابلیت سے مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اِفسیوں کے خط کی تفسیر ہے جس میں

۱۔ مقامِ یسوُع المسیح ۲۔ مقامِ کلیسیا ۳۔ مقامِ مسیحی

کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ یسوُع المسیح نے کلیسیا کو ازل میں چُن لیا۔ المسیح ازل ہی کلیسیا کو منتخب کرنے والا یا چُننے والا الٰہی شخص ہے۔ کلیسیا کا ازل میں وجود ذہنی یا وجود علمی تھا۔ کلیسیا کا وجود ذہنی ہے تو وجُود خارجی بھی ہے لہٰذا المسیح کا کلیسیا کے ساتھ ازلی و غیر ازلی رشتہ ہے۔ اِس اعلیٰ و ارفع رشتہ و تعلق کے باعث کلیسیا کا اخلاقی و روحانی اور معاشرتی و مجلسی اعتبار سے افضل و اکمل ہونا لازم ہے۔

اِس نازک دَور میں جب کہ پاکستان اخلاقی و معاشرتی زبُوں حالی سے دوچار ہے۔ کیا پاکستانی کلیسیا اور پاکستانی مسیحیوں کو بھی اِس ماحول میں ڈھلنا ہے یا اُنہوں نے کہا "تم دُنیا کا نمک ہو"، کی زندہ اور جیتی جاگتی تفسیر بننا ہے مصنفِ موصوف کی یہ تازہ ترین تصنیف اس سلسلہ میں پاکستانی کلیسیا اور پاکستانی مسیحیوں کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ کلیسیا پر مفت فضل ہُوا ہے جو اپنی ماہیت اور حقیقت میں بیش قیمت ہے اِس لئے اُس نے نیکی و راستبازی کے ذریعہ بگڑے ملتبس ہوتا ہے۔ اُس نے بگڑے معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔ نیک اعمال نجات کا باعث نہیں لیکن فضل سے فیضیاب ہو کر نیک اعمال اُس پر لازم و واجب ہیں۔

وُہ لوگ جو معترض ہیں کہ مسیحیت تمدنی و معاشی و معاشرتی اور اقتصادی معاملات کے بارے میں خاموش ہے اور اِس سلسلہ میں نبی نوعِ اِنسان کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔ وہ "مقدسوں کے نام" کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ اِس میں والدین اور بچوں، شوہر اور بیوی۔ مالک اور مزدُور کے معاملات کے حسن و خوبی پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب اخلاقی اقدار کی سربلندی کے لئے محبت، سچائی، راستبازی، صُلح، ایمان، محنت کرنے، چوری نہ کرنے، خوفِ الٰہی وغیرہ صفات پیدا کرنے کی تلقین کرتی ہے

یہ کتاب شُستہ و رفتہ۔ شگفتہ، سلیس و رواں اور آسان اور بے ساختہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ اِس لئے ہر شخص اِس سے مستفیض ہو سکتا ہے۔

پروفیسر یُوسف جلیل

پیش لفظ

اِفسیوں کے خط کا یہ مختصر مطالعہ کلیسیائی عوام کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مطالعہ بڑے بڑے عالموں کے لئے فائدہ مند نہ ہو لیکن کلیسیائی عوام کے لئے یقیناً یہ مطالعہ افادیت کا حامل ہے۔ یہ مطالعہ اِس لحاظ سے اپنی نوعیت میں نیا ہے کیونکہ اِس کتاب کو لفظ بہ لفظ نہیں لیا گیا بلکہ مختلف حِصّے کر کے مرکزی الفاظ کو چُنا گیا ہے اور یہ وہ مرکزی الفاظ ہیں جو اُس خاص حِصّہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

راقم الحروف نے مختلف کنونشنوں اور ایسے ہی مسیحی اجتماعات میں اِس مطالعہ کو استعمال کر کے خود بڑی برکت حاصل کی ہے۔ ۱۹۶۴ء میں یہ مطالعہ یو۔پی کلیسیائے پاکستان کے اکابرین کے بڑے اجتماع کے سامنے انگریزی زبان میں پیش کیا گیا اُس وقت نیویارک کی پروگرام ایجنسی (یو۔پی چرچ اِن یو۔ایس۔اے) کے اکابرین بھی حاضر تھے۔ راقم الحروف اُس وقت کلیسیائی خدمت کے لحاظ سے صرف نو سال کا تجربہ رکھتا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک اِس مطالعہ میں مختلف طریقوں سے اضافہ ہوتا رہا ہے اور اب اُمید کی جاتی ہے کہ یہ پہلا ایڈیشن کلیسیائے پاکستان کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔

اِس مطالعہ کی تیاری میں مختلف لوگوں نے مختلف طریقوں سے راقم الحروف کی

مدد کی۔ اس کے لئے ایک طویل فہرست دی سکتی ہے لیکن بندہ اِس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تاہم میرے دو طالبِ علم ہیں جن کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ہی اُن کی خوشخطی کے بغیر یہ مطالعہ اشاعت پذیر ہو سکتا تھا۔ یہ دو طالبِ علم پرویز سلطان اور سہراب یونس وسیم ہیں۔ راقم الحروف اِن دونوں کا شکر گزار ہے جنہوں نے اِس مطالعہ کو خوش خط لکھ کر کتابت کے لئے تیار کیا۔ اور یوں کلیسیا کی خدمت کی ہے۔

سب سے بڑھ کر مَیں اپنے خداوند کا شکر گزار ہوں۔ جو مجھے طاقت بخشتا رہتا ہے۔ تعریف خدا باپ۔ خدا بیٹے اور خدا پاک رُوح کی ہو۔

آمین

خادم

اقبال نثار

تعارف

اِفسیوں کے نام پولُس رسُول کا خط

اپنے تیسرے مشنری سفر کے دوران میں پولُس کرنتھس میں تھا۔ جہاں اُس نے جاڑے کا موسم کاٹا۔ یہاں ہی اُس نے رُومیوں کے نام اور غالباً گلتیوں کے نام خطوط تحریر کئے۔ کرنتھس میں اُس کے ساتھ لُوقا طبیب بھی آملا۔ اعمال کی کتاب کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ پولُس کرنتھس سے یروشلیم میں گیا جہاں اُس کے دُشمنوں نے جھوٹے الزامات لگا کر اُسے گرفتار کر لیا۔ اور وُہ قیصریہ میں دو سال تک قید رہا۔ وہاں سے اُس نے قیصر کے ہاں اپیل کی اور پھر روم کو بھیجا گیا۔ روم میں پورے دو برس اپنے کرایہ کے گھر میں رہا (اعمال ۲۸ : ۳۰-۳۱) وہاں وُہ ایک سپاہی کی نگرانی میں رہا۔ اور بلا روک ٹوک خُدا کی بادشاہی کی منادی کرتا رہا۔ مُقدّس لوقا بیان کرتا ہے کہ اُس نے اِس عرصہ کے دوران چار خطوط لکھے (۱) افسیوں، (۲) فلپیوں (۳) گلتیوں (۴) فلیمون۔ دوسرے مشنری سفر کے اختتام پر پولُس نے افسس میں تھوڑا سا وقت گزارا اور پرسکلہ اور اکولہ کو یہاں پر چھوڑ گیا۔ (اعمال ۱۸ : ۱۸-۲۱)

تیسرے سفر میں اُس نے افسس میں ۲ سال اور ۳ ماہ کا عرصہ گزارا۔ جب دیمتریُس سُنار نے پولُس کی منادی کے باعث اپنا مالی نقصان محسُوس کیا تو بلوا کر دیا۔ اس بلوے کے باعث پولُس کو چار و ناچار شہر کو چھوڑنا پڑا۔ یہ عجیب بات

ہے کہ جہاں پولُس دو سال رہا اور اس عرصہ کے دوران میں اُس کے بہت سے دوست بھی پیدا ہو چکے ہوں گے ۔ وہ اس خط میں کسی کو سلام نہیں بھیجتا اور نہ ہی اپنے افسس میں قیام کے دوران کا کوئی تجربہ بیان کرتا ہے اور نہ ہی کسی بدعت کے خلاف آواز بلند کرتا ہے ۔ اس خط کا طرزِ تحریر گلتیوں اور کلسیوں کے خط سے بالکل انوکھا اور نرالا ہے اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ الفاظ "افسس میں" بہت سے نسخہ جات میں مفقود ہیں ۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات صفائی کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ یہ خط صرف اُفسس کی کلیسیا ہی کو نہیں لکھا گیا بلکہ یہ خط ایشیائے کوچک کے صوبجات کے نام ایک عام خط ہے ۔ اس خط کو گشتی خط کہا جا سکتا ہے غالباً یہ خط وہی ہے جس کی طرف کلسیوں ۴: ۱۶ میں اشارہ ہے ۔ پولُس اس خط میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیتا ہے کہ مسیح پر ایمان لانے والے یہودی اور غیر یہودی بلا امتیاز مسیح میں ایک ہیں ، وہ یہودی مذہب پرستی اور رسم پرستی کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اور کلیسیا کی یگانگت اور وحدت پر زور دیتا اور اُس کی اہمیت بیان کرتا ہے

افسس ایشیائے کوچک میں ایک بہت بڑا شہر تھا ۔ لوقا اُس ہلڑ- بلوے اور فساد کا ذکر کرتا ہے ، جو دیمیتریس سُنار نے پیدا کیا ۔ (اعمال ۱۹ : ۲۳ - ۴۱)

پولُس نے افسس میں ہیکل عبادت خانوں ، بازاروں اور گھروں میں منادی کی اور لوگوں کو تعلیم دی (اعمال ۲۴ : ۱۲) افسس میں عبادت خانوں کا قیام ظاہر کرتا ہے کہ وہاں پر یہودی ایک منظم جماعت کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے ۔ اس بات کے ثبوت میں کہ افسس کی کلیسیا منظم ہو چکی تھی ۔ پولُس افسس کے بزرگوں

کے ساتھ راستے میں باتیں کرتا ہے اور اُن کو الوداعی پیغام دیتا ہے (۲۰ : ۱۷) بعد ازاں تیمتھیُس اُس کلیسیا کا پاسبان مقرر کیا گیا (۱ - تیمتھیُس ۱ : ۳) یہاں پر بھی مُقدس یُوحنا نے قیام کیا اور اپنی انجیل تحریر کی ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "کہ افسس کی کلیسیا میں پولُس ایمان کا بانی اور یُوحنا ایمان کا کامل کرنے والا تھا"

یہ شہر مسیحی مذہب کا مضبوط قلعہ بن گیا ۔ یہ شہر بُت پرستی اور بُت فروشی کا بھی اڈا تھا ۔ بندرگاہ کے دامن میں ارتمس (DIANA) دیوی کا بہت بڑا مندر تھا جو دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک تھا ۔ ایشیائے کوچک کے بیشتر شہروں نے اس مندر کی تعمیر کے لئے دل کھول کر دیا تھا ۔ اور اس کی خوبصورتی اور آرائش اس وقت ساری مہذب دُنیا میں ضرب المثل بنی ہوئی تھی ۔ اس مندر کی اونچائی ۶۰ فٹ تھی ۔ اور ۱۲۶ ستونوں کے سہارے کھڑا تھا

اس مندر میں تیس ۳۰ ہزار اشخاص بیک وقت بیٹھ سکتے تھے ۔ ارتمس دیوی کی پرستش سے افسس کے شہر میں بُت تراشی اور بُت فروشی شروع ہو گئی ۔ اجنبی اور سیاح اِن بُتوں کو خرید کر لے جاتے اور تجارت کیا کرتے تھے ۔ یاتری جاتے وقت اِن بُتوں کو گھروں میں لے جا کر رکھتے تھے ۔ افسس جادوگری کے لئے بھی شہرۂ آفاق تھا ۔ بہت سے جادوگروں اور بُت پرستوں پر پولُس رسُول کی منادی کا اثر ہُوا اور وہ مسیح یسوع پر ایمان لے آئے ۔ اعمال ۱۹ : ۱۹ سے ظاہر ہے کہ جادوگروں پر کیا اثر ہُوا ۔ چونکہ بہت سے لوگ بُت پرستی سے ہٹ کر مسیح یسوع کی طرف آ گئے تھے ۔ اس لئے دیمیتریس سُنار کو خدشہ ہُوا اور وہ غُصّہ سے بھر گیا اُس نے شہر میں بلوہ کر دیا ۔ شہر کے محرّر نے پولُس اور تیمتھیُس کی حفاظت کی لیکن

اُنہوں نے شہر کو خیر باد کہنے میں مصلحت سمجھی۔

پس پولُس رسُول نے اس بے دین اور بے خدا ماحول میں مسیحی دین کا بیج بویا اور غیر اقوام کو مسیح یسوع کی طرف پھیر کر ایک مضبُوط اور پائیدار کلیسیا قائم کی۔

اس خط کے دو بڑے حصص ہیں۔

پہلا حصّہ تعلیمی ۱-۳ ابواب

دوسرا حصّہ عملی ۴-۶ ابواب

اس خط کے چھ ابواب ہیں:-

باب	آیات
۱	۲۳
۲	۲۲
۳	۲۱
۴	۳۲
۵	۳۳
۶	۲۴
کل ابواب = ۶	کل آیات ۱۵۵

پہلا باب

"برکت"

۱-۳ آیات

"مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی"۔

کاش کہ ہم سب اِن باتوں کو جان سکتے جو خداوند کی طرف سے ہمیں مفت بخشی گئی ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۲: ۱۲) یہ سب برکات "مسیح میں ہیں" ہم میں نہیں ہیں۔ یہ برکات روحانی ہیں اِس لئے ہم تک پاک روح کے وسیلہ سے پہنچتی ہیں۔ یہ آسمانی مقاموں سے ہیں زمین سے نہیں۔ کسی نے کہا ہے کہ یہاں ہم آسمانی مقاموں سے اپنے مقام کے بارے میں محسوس کرتے ہیں یہاں آسمانی اور زمینی مقام میں امتیاز کیا گیا ہے۔

بہت سے مسیحی اُس مزدُور کی مانند ہیں جسے وصیت کے طور پر پچاس ۵۰ ہزار روپے میراث میں ملے ہیں اور جب وہ بنک میں چیک تڑوانے کے لئے گیا۔ کلرک نے نوٹوں کے ڈھیر اُس کے سامنے رکھے تو وہ چلا اُٹھا کہ اِس وقت مُجھے صرف ۲۵ روپے دے دیجئے باقی میں پھر کبھی لے جاؤں گا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے چیک میں کیا لکھا ہُوا تھا۔ بہت سے ایماندار بھی ایسے ہی ہیں۔ وہ مسیح میں اپنی پُوری برکات کا دعویٰ نہیں کرتے۔ مسیح یسوع میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں۔ مناسب ہے کہ ہم اپنا حق جتانے میں دیر نہ کریں۔

۴ آیت — بنائے عالم سے پیشتر چن لیا

بائبل کے ایک مُتعلم نے ایک دفعہ دورانِ مطالعہ آسمان پر غور کر کے ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میرا درجہ اوّل ہے۔ کیونکہ خُدا کے ازلی ارادہ میں وہ ستاروں سے پیشتر آیا تھا (یہ اُس نے بائبل میں سے معلوم کیا) افسیوں کا خط تواریخ سے پیشتر ایک شخص کے ایک ارادے ایک تجویز اور ایک انتخاب کو ظاہر کرتا ہے۔ جہاں کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر ہی خُدا کی تجویز میں تھا کہ وُہ اپنے لئے ایک اُمت چُنے اور اُسے کاملیت کے درجہ تک پہنچا دے (اعمال ۱۵: ۱۷-۱۸) اسرائیل کی بلاہٹ ذہنی تھی۔ اُس بلاہٹ کا آغاز جہان کی بنیاد سے ہے (متی ۲۵: ۳۴)

کلیسیا کی بلاہٹ "بنائے عالم سے پیشتر تھی"

پس کلیسیا کی بلاہٹ پیدائش ۱: ۱ سے کہیں پہلے تھی۔ بنائی عالم سے پیشتر تین باتیں ہیں۔

(۱) باپ کی محبت بیٹے کے لئے (یوحنا ۱۷: ۲۴)

(۲) خدا کا اپنے آپ میں کلیسیا کا انتخاب کرنا (افسیوں ۱: ۴)

(۳) مخلصی بذریعہ خُون (۱-پطرس ۱: ۱۸-۲۰)

۵ آیت — "مقرر کرنا"

لفظ مقرر کرنا سے مُراد ہے "وقت سے پہلے ہی نشاندہی کر دینا" بائبل میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ بعض لوگ ہلاک ہونے کے لئے مقرر ہوئے

ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ سب لوگ نجات پائیں۔ ۱-تیمتھیس ۲: ۴۔ اُس کا فضل ہر ایک پر ظاہر ہُوا ہے۔ اور اُس کی دعوت عالمگیر ہے "جو کوئی چاہے" خُدا اپنے علم سابق میں جانتا تھا کہ کون کون نجات پائے گا۔ اس لئے اپنے ازلی ارادہ میں وہ ایسوں کو لے پالک بناتا ہے۔ ابنیت میں ۲ (دو) باتیں ہیں۔

(۱) نوزادگی سے ہمارا اُس کے ساتھ تعلق اور رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

(۲) قانونی طور پر ہمیں تمام خاندانی حقُوق کا وارث بنا دیتی ہے۔

خدا کے فرزند ہونے کی حیثیت سے ہمیں بالغ بچوں کا درجہ حاصل ہوتا ہے ہم ان حقوق کے کس قدر نااہل ہیں مگر خدا ہمیں یہ تمام حقُوق بخشتا ہے

۶-۷ آیات — "مقبُولیّت"

ہم خُدا کی محبّت کے باعث اُس کے بیٹے میں مقبُول ہوتے ہیں۔ ہم اُس کے پیارے کہلاتے ہیں کیونکہ خُدا ہمیں اُس میں دیکھتا ہے۔ ہم نے اپنے گناہوں کو پاک اور کامل خُدا کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور اُس نے اُس کے عوض اپنی کاملیت اور پاکیزگی ہمیں بخش دی ہے۔ خُدا کی نگاہ میں جو مقام اب ہمیں حاصل ہے وہ خُداوند ہی ہے۔ اور خدا ہم سے ویسی ہی محبّت رکھتا ہے جیسی اپنے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے ساتھ۔ ہم اُس کے خون کے وسیلہ سے مہیا کی گئی مخلصی کے باعث ہی مقبُول ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں آنے والے غضب سے بچانے کے لئے ایک قیمت ادا کر دی ہے (۱-تیمتھیس ۱: ۱۰)

۱- موجُودہ زمانہ سے - گلتیوں ۱: ۴

۴ آیت — بنائے عالم سے پیشتر چن لیا

بائبل کے ایک مُتعلم نے ایک دفعہ دورانِ مطالعہ آسمان پر غور کر کے ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میرا درجہ اوّل ہے۔ کیونکہ خُدا کے ازلی ارادہ میں وہ ستاروں سے پیشتر آیا تھا (یہ اُس نے بائبل میں سے معلوم کیا) افسیوں کا خط تواریخ سے پیشتر ایک شخص کے ایک ارادے ایک تجویز اور ایک انتخاب کو ظاہر کرتا ہے۔ جہاں کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر ہی خُدا کی تجویز میں تھا کہ وُہ اپنے لئے ایک اُمت چُنے اور اُسے کاملیت کے درجہ تک پہنچا دے (اعمال ۱۵: ۱۷-۱۸) اسرائیل کی بلاہٹ ذہنی تھی۔ اُس بلاہٹ کا آغاز جہان کی بنیاد سے ہے (متّی ۲۵: ۲۴)

کلیسیا کی بلاہٹ "بنائے عالم سے پیشتر تھی"

پس کلیسیا کی بلاہٹ پیدائش ۱: ۱ سے کہیں پہلے تھی۔ بنائی عالم سے پیشتر تین باتیں ہیں۔

(۱) باپ کی محبت بیٹے کے لئے (یوحنا ۱۷: ۲۴)

(۲) خدا کا اپنے آپ میں کلیسیا کا انتخاب کرنا (افسیوں ۱: ۴)

(۳) مخلصی بذریعہ خُون (۱-پطرس ۱: ۱۸-۲۰)

۵ آیت — "مقرر کرنا"

لفظ مقرر کرنا سے مُراد ہے "وقت سے پہلے ہی نشاندہی کر دینا" بائبل میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ بعض لوگ ہلاک ہونے کے لئے مقرر ہوئے

ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ سب لوگ نجات پائیں۔ ۱-تیمتھیُس ۲: ۴۔ اُس کا فضل ہر ایک پر ظاہر ہُوا ہے۔ اور اُس کی دعوت عالمگیر ہے۔ "جو کوئی چاہے" خُدا اپنے علم سابق میں جانتا تھا کہ کون کون نجات پائے گا۔ اس لئے اپنے ازلی ارادہ میں وہ ایسوں کو لے پالک بناتا ہے۔ ابنیت میں ۲ (دو) باتیں ہیں۔

(۱) نوزادگی سے ہمارا اُس کے ساتھ تعلق اور رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

(۱۱) قانونی طور پر ہمیں تمام خاندانی حقُوق کا وارث بنا دیتی ہے۔

خدا کے فرزند ہونے کی حیثیت سے ہمیں بالغ بچوں کا درجہ حاصل ہوتا ہے ہم ان حقوق کے کس قدر نااہل ہیں مگر خُدا ہمیں یہ تمام حقُوق بخشتا ہے

۶-۷ آیات — "مقبُولیّت"

ہم خُدا کی محبت کے باعث اُس کے بیٹے میں مقبُول ہوتے ہیں۔ ہم اُس کے پیارے کہلاتے ہیں کیونکہ خُدا ہمیں اُس میں دیکھتا ہے۔ ہم نے اپنے گناہوں کو پاک اور کامل خُدا کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور اُس نے اُس کے عِوض اپنی کاملیت اور پاکیزگی ہمیں بخش دی ہے۔ خُدا کی نگاہ میں جو مقام اب ہمیں حاصل ہے وہ خُداوند ہی ہے۔ اور خدا ہم سے ویسی ہی محبت رکھتا ہے جیسی اپنے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے ساتھ۔ ہم اُس کے خون کے وسیلہ سے مہیّا کی گئی مخلصی کے باعث ہی مقبُول ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں آنے والے غضب سے بچانے کے لئے ایک قیمت ادا کر دی ہے (۱-تیمتھیُس ۱: ۱۰)

۱- موجُودہ زمانہ سے - گلتیوں ۱: ۴

" اور اسی میں تم پر بھی جب تم نے کلامِ حق کو
سُنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اُس
پر ایمان لائے پاک موعودہ رُوح کی مہر لگی ۔ "

اِس سے مراد یہ ہے کہ ہماری تبدیلی کے بعد مُہر کا لگنا نوزادگی سے الگ نفلک نہیں ہے جس کی تلاش کی جا سکتی ہے ۔ مُہر ملکیت کا نشان ہے ۔ اِس ڈر سے کہ مبادا شاگرد یسُوع کی لاش کو چُرا لے جائیں اُس کی قبر پہ مہر لگی ۔ (متی ۲۷ : ۶۲ - ۶۵) اور کوئی انسانی ہاتھ اُس مُہر کو چھو نہیں سکتا ۔ ایمان لاتے ہی خُدا اپنے بچوں پر پاک رُوح کی مہر لگا دیتا ہے ۔ یہ خدا کا فضل ہے نہ کہ محض ایک جذباتی تجربہ ۔ اس مہر کی نہ تو نقل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی یہ مہر تباہ کی جا سکتی ہے ۔
" خداوند اپنے کو پہچانتا ہے " اور وہ محفوظ ہیں ۔

"بیعانہ"

۱۴ - آیت

زندگی میں پاک رُوح کی مہر خُدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے ۔ بیعانہ مٹی کی ایک چٹکی یا چابی ہوتی تھی ۔ یہ اِس بات کے ثبوت میں دی جاتی تھی کہ وہ ملکیت پہ حق رکھتا ہے اور اِس کے علاوہ ایک بہت بڑا خزانہ آنے کو ہے یہ ایک قسم کی ضمانت تھی کہ سودا پکا ہو چکا ہے ۔ اور اب انکار کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ پاک رُوح ہماری نجات کا عہد ہے ۔ اُس دن تک جب ہمارے بدن جلائے جائیں گے ۔

مہر :- ہم پر خُدا کا حق ہے ۔

بیعانہ :- خدا پر ہمارا حق ہے

ہم پر ایک خاص وقت کے لئے مُہر کی گئی ہے۔ قیامت سے پیشتر مُہر کا توڑا جانا امرِ محال ہے۔ اور کون یہ خیال کرنے کی جسارت کر سکتا ہے؟ کہ اس کی فتح کے دن ہماری رُوح کو ابلیس یسُوع مسیح سے چھین سکتا ہے۔

"شفاعت"

آیات ۱۵-۱۹

کلیسیا کی جانب سے رسُول حمد و ثنا سے شکر گزاری کی طرف رُخ کرتا ہے اور پھر وہ قدرتی طور پر سفارشی دُعا کی طرف آتا ہے۔

شکر گزاری اور ان کے ایمان اور محبّت کے لئے دُعا یہ ہے کہ خداوند اُن کو اپنی پہچان میں حکمت اور مکاشفہ کی روح بخشے۔ ہم نہ صرف اپنے لئے بلکہ اہلِ ایمان کے لئے بھی دُعا کریں کہ خُدا اپنے مکاشفہ کی سمجھ رُوح کے وسیلہ سے عطا فرمائے اور اس سے مُراد یہ ہے کہ ایمانداروں کی آنکھیں کھُل جائیں کہ وُہ بلاہٹ اور میراث کے جلال کی دولت کو معلوم کر سکیں۔

ہمارے علم کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ ہم مسیح یسُوع میں خُدا کی قدرت کی عظمت کو معلوم کر سکیں۔ آپ کی زندگی میں یہ دُعا کہاں تک عمل پذیر ہے۔

"سر بلند ہُوا"

آیات ۲۰-۲۳

یہ سب برکات ہمیں اس لئے ملی ہیں کیونکہ یسُوع مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمانی مقاموں میں خُدا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ اُس کے کام کا ہر ایک

حصہ ضروری تھا۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے۔ بغیر کلیسیا مُردہ ہوتی صعود سے بغیر کلیسیا بے سَر (HEADLESS) ہوتی۔ یعنی ایسا بدن جو بغیر سَر کے ہو کوئی شفا پائے والا نہ ہوتا۔ (۱۔یوحنّا ۲:۱) ہمارا آسمان پر گیا ہُوا مسیح سب سے اعلیٰ و بالا ہے۔ اور جب ہم اُس پر حق جتاتے ہیں تو وہ ہمیں تمام روحانی دشمنوں پر فتح بخشتا ہے۔ نہ صرف اس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی کلیسیا اُس کی معموری جو سب کو معمور کرتا ہے۔ مسیح کے بغیر دُنیا نامکمل ہوتی۔ اور مسیح کے بغیر کلیسیا نامکمل ہے جس طرح آدم حوّا کے بغیر نامکمل تھا اور دُلہا دُلہن کے بغیر۔

نجات یافتہ ہیں دُنیا کی روش پر چلتے تھے۔

ہم (i) مُردہ تھے (آیت نمبر۱) (ii) کمزور تھے (آیت نمبر۲)
(iii) نااہل اور بے قدر تھے (آیت نمبر۳) (iv) مسیح کے بغیر تھے (آیت نمبر۱۲)
(v) بے خانماں (بے گھر) تھے (آیت نمبر۱۲) (vi) بے اُمید تھے (آیت نمبر۱۲)
(vii) بے خُدا تھے (آیت نمبر ۱۲)

اُسے قبول کرنے کے باعث اب ہمارے پاس

(i) نئی زندگی ہے۔ (آیت نمبر ۵)
(ii) نیا مقام ہے۔ (آیت نمبر۶)
(iii) نئی خواہشات ہیں (آیت نمبر۱۰)
(iv) نئی رسائی ہے۔ (آیت نمبر۱۳-۱۸)
(v) نیا اطمینان ہے۔ (آیت نمبر۱۶)
(vi) نئے ساتھی ہیں (آیت نمبر۱۹)
(vii) نئی بنیاد ہے (آیت نمبر۲۰)

کسی شاعر نے کہا ہے۔

"اگر تیری خاطر مسیح نہ مرتا تو تُو ایک نہایت دردناک اور ہولناک موت سے مرتا اور دو اموات تیری سزا ہوتیں"

آیات ۴-۵ "زندہ کیا"

جب انسان کی خودی کمال کو پہنچتی ہے، تو وہ "مگر خدا" کے نتیجہ پر

پہنچ جاتا ہے۔ یہی وُہ پُل ہے جس پر سے گزر کر وہ نا اُمیدی اور مایوسی کے ملک سے گزر کر اُمید اور خوشی کے ملک یں مصر سے کنعان میں پہنچ جاتا ہے۔ اگرچہ ہم گناہوں میں مُردہ تھے خداوند نے اپنی محبّت سے ہمیں زندہ کیا۔ اگرچہ ہم گناہ کی حالت میں تھے۔ اُس نے ہمیں دشمن سے رہا کروایا۔ ایک انگریز سپاہی جس کی فوج کُوچ کر گئی زخمی ہونے کے باعث اکیلا رہ گیا۔ اُس نے دیکھا کہ چیلیں اور کوّے لاشوں کو کھانے کے لئے آرہے ہیں وُہ رینگتا ہُوا ایک ایسی جگہ پہنچ گیا۔ جہاں وُہ محفُوظ اور سلامت تھا اور یُوں اُس کی زندگی بچ گئی۔ خداوند کے فضل سے گنہگار گناہ کے ہولناک اور مہلک ہونے کو پہچان لیتا ہے۔ اور رُوح کے باعث زندہ کئے جاتے سے وہ زندگی کے لئے کوری کی صلیب پر لے جایا جاتا ہے۔

۶۔آیت "جلایا یا زندہ کیا"

ہم نہ صرف زندہ کئے گئے ہیں بلکہ ہم مسیح کے ساتھ جلائے اور آسمانی مقاموں میں اُس کے ساتھ بٹھائے گئے ہیں۔ زندہ کیا جانا اور جلایا جانا جُداگانہ اور مختلف ہیں۔

زندہ کئے جانے سے مُراد روحانی زندگی میں شریک ہونا ہے۔ اور جلائے جانے سے مُراد یہ ہے کہ اِس روحانی زندگی کو اصلی مقام میں جگہ دینا ہے:- ہمارا مقام یہ ہے کہ ہم عالم بالا پر مسیح کے ساتھ بٹھائے گئے ہیں۔ (کلسیوں ۳)

خُدا آسمان پر سے ہمیں مسیح میں دیکھتا ہے۔ ہم صرف مسیح کے ساتھ ہی نہیں بلکہ مسیح ہی بٹھائے گئے ہیں۔ کیونکہ ہماری موافقت مکمل طَور پر اُس کے ساتھ ہے۔

جس طرح اُس کی موت ہماری موت ہے بعینہٖ اُس کی زندگی ہماری زندگی ہے۔ جب ایک ڈاکو نے جان ویسلی کو کہا "تمہارا روپیہ یا تمہاری زندگی؟" تو اُس نے نہایت درستی سے جواب دیا کہ تم میری زندگی مجھ سے چھین نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ مسیح کے ساتھ خُدا میں پوشیدہ ہے۔

۷۔آیت "دِکھائے"

خُدا نے عہد ماضی کے بارے میں ظاہر کیا ہے کہ اُس کی تجویز کیا تھی؟ اُس کی تجویز جو بنائے عالم سے پیشتر تھی۔ اَب مستقبل کی جھلک دِکھائی گئی ہے۔ آئندہ زمانہ میں وہ یسُوع مسیح کے وسیلہ سے اپنے فضل کی بے بہا دولت دکھائے گا۔ وُہ اپنے مقدسین میں جلال پانے کو آئے گا۔ (۲۔تھسلنیکیوں ۱ : ۱۰)

۸۔آیت "فضل"

نجات خُدا کا مُفت فضل ہے۔ ہم اُسے کما نہیں سکتے۔ اگر آپ خُدا کے انتظامِ نجات میں اپنے نیک اعمال یا اعمالِ حَسنہ کو تھوڑا سا بھی ملا دیں تو فضل فضل نہ رہے گا۔ فضل سے پہلے ضروری ہے کہ وہ جو شریعت کے ماتحت ہیں لاجواب ہو جائیں (رومیوں ۳ : ۱۹) خُدا باپ نے ہماری نجات کا اِنتظام کیا اِس لئے ہم اِس میں رتّی بھر ملاوٹ نہیں کر سکتے۔ خُدا بیٹے نے بنیاد رکھی پاک رُوح اُس کی تعمیر کرتا ہے اور اس پر یہ کُتبہ نصب کرتا ہے۔ (افسیوں ۲ : ۸)

خُدا باپ........ نجات کا نقشہ تیار کرتا ہے

خُدا بیٹا .... بنیاد رکھتا ہے

خُدا پاک رُوح .... تعمیر کرتا ہے۔

ہم اپنے ایمان لانے کے فعل پر بھی فخر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ پاک رُوح ایمان لانے کے لئے ہمیں قوت عنایت کرتا ہے۔ خُدا کا فضل ہماری نجات کا شروع سے آخر تک محرک ہے۔

"خُدا نہ کرے کہ مَیں کسی اور چیز پر فخر کروں۔ سوا اپنے خداوند یسُوع مسیح کی صلیب کے۔" (گلتیوں ۶: ۱۴)

۹ آیت — "فخر کرنا"

ہم نے بخوبی دیکھ لیا ہے کہ نجات مکمل طور پر خُدا کے فضل سے ہے۔ ہم نجات بخش ایمان پر بھی فخر نہیں کر سکتے۔ ایمان نجات کی انتظام میں "دُھرے" کی مانند ہے اور یہ بھی خُدا کے فضل ہی سے ممکن ہے۔ یسُوع کو تکتے رہنے ہی سے جو ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ پر دھیان کریں تو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ (پطرس نے یسُوع کو دیکھنے کی بجائے اپنے آپ کو اور پانی کی لہروں پر دیکھا) پھر ہم کس پر فخر کریں؟

زبُور ۳۴: ۲ "میری رُوح خُداوند پر فخر کرے گی۔" جس طرح زبُور نویس نے کہا، ہم بھی ویسے ہی کہیں۔ اگرچہ ہمارا کردار اور اخلاق کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو۔ اگر ہم نجات کے لئے اُس پر فخر کریں تو ضرور شرمندہ ہوں گے۔ کیونکہ ہماری راستبازی خدا کی نظر میں گندی دھجیوں کی مانند ہے۔

جو نجات مسیح میں حاصل ہوتی ہے وُہ ہمیں اعلیٰ اخلاق عطا کرتی ہے اور پاک رُوح کی قدرت سے ہم نیک اعمال کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔

۱۰ آیت — "خدمت"

نجات کے لئے اعمال حسنہ سے ہم خدا کا احسان نہیں چُکا سکتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے صلیب پر جان دینے کے باعث ہمیں نیک عمل کرنے کی قدرت عطا کی ہے (طِطُس ۳: ۵-۸) ہم صلیب کے وسیلہ ہی سے نیک اعمال کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ خدمت کی زندگی کے لئے ہم مسیح میں نئے مخلوق بنائے جاتے ہیں۔ ہمارے پیدا ہونے سے پیشتر ہی خداوند جانتا تھا کہ ہم اُس کے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کریں گے اس طرح خُدا نے معمار کی مانند پہلے ہی سے ہمارے کرنے کے لئے کام بھی مقرر کر دیا۔ وُہ تجویز کاریگر کے نکماپن کے باعث برباد ہو سکتی ہے۔ وُہ مسیحی جو خُدا کے خلاف بغاوت کرتا ہے وہ اپنے نشانہ سے ہٹ کر اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دُکھ کا باعث بن جاتا ہے۔ کیا ہم خدا کی آواز کے شنوا ہوتے ہیں جو ہمیں صلیب کے باعث نیک اعمال کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

۱۱-۱۳ آیات — "نزدیک"

پولُس ہماری پہلی حالت سے ناواقف نہیں ہے۔ ہم میں سے بہت سے غیر اقوام تھے۔ خُدا کے وعدے بنی اسرائیل کے ساتھ تھے۔ خُدا کے ان وعدوں کو غیر اقوام بھی اپنا سکتے ہیں۔ لیکن اُنہوں نے اپنی پیٹھ پھیرلی (رومیوں ۱۰: ۲۱) ہم بے خدا

ناور نااُمید تھے۔ اور بغیر خدا کے اِس دُنیا میں زندگی بسر کرتے تھے (یسعیاہ ۵۹ : ۱-۲) اِس باب میں "مگر" کا لفظ دو دفعہ استعمال ہُوا ہے۔

(۱) مگر ۴ آیت (۱۱) مگر ۱۳ آیت۔

بنی اسرائیل نے بھی خدا کو ردّ کر دیا اِس لئے غیر اقوام اور اسرائیل ہر دو ایک لحاظ سے برابر ہو گئے۔ مسیح کی قربانی کے باعث ایک نئی اور زندہ راہ کھُل گئی (عبرانیوں ۱۰ : ۱۹) آیت نمبر ۱۳ "مگر تم جو پہلے دُور تھے" مسیحی کی حیثیت سے ہم نہ صرف خُدا اور مسیح کے نزدیک ہو گئے بلکہ اُس کے تمام لوگوں اور مُقدّسوں کے نزدیک بھی۔ (رفاقت۔ مُقدّسوں کی رفاقت) ہم آسمان کے شہری بن گئے ہیں اور اب اُس کے خُون کے باعث ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان کے کیساتھ محبت کے رشتہ میں باندھے گئے ہیں۔

"صُلح"

۱۴-۱۷ آیات

بعض لوگ خُدا کے ساتھ صُلح رکھنے کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔ لیکن بائبل بڑی صفائی کیساتھ یہ تعلیم دیتی ہے کہ صلیب پر بہائے ہوئے خون کے باعث صُلح ہو چکی ہے۔ اس لئے ایمان سے راستباز ٹھہرنے سے ہماری صُلح ہو گئی۔ (رومیوں ۵ : ۱) اب یہی بات باقی ہے کہ ہم اُسے قبول کریں جو" ہماری صُلح ہے" تاکہ ہم اُس کے آرام میں داخل ہو سکیں۔ اُس کی قربانی نے اُس دشمن کو نیست و نابود کر ڈالا جو صُلح کے راستہ میں حائل تھا (کلسیوں ۲ : ۱۴) اُس نے یہودی اور غیر یہودی کے درمیان جُدائی کی دیوار کو گرا دیا۔ اور اُس بنیاد پر

تمام انسانوں کے لئے دِلی صُلح مہیا کر دی ہے۔ صلیب کے بغیر اِس قسم کی صُلح امر محال ہے۔ اِس کے سوا اور کوئی بات انسانوں کو ایک بدن نہیں بنا سکتی۔ اب انسانوں میں صُلح کی منادی کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح نے صلح کر دی ہے۔ اور ہر ایمان لانے والے کے واسطے وہ صُلح بن سکتا ہے۔

"رسائی"

۱۸-۱۹ آیات

آیت نمبر ۱۸ میں دُعا کے سلسلہ میں خدائے ثالوث نظر آتا ہے۔ دُعا کرنے والے کو خُدا باپ اور خُدا بیٹا اور خُدا پاک رُوح کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے جو کچھ بیٹے نے صلیب پر کیا ہے، پاک رُوح کے وسیلہ سے خُدا تک ہماری رسائی ہوتی ہے۔ خُداوند کے صلیبی کام کو فراموش کرنے سے ہم دُعا نہیں مانگ سکتے اور جب تک ہم پاک رُوح کے وسیلہ سے نئے سِرے سے پیدا نہ ہوں ہم خُدا کے سامنے گناہوں کی معافی کے لئے پکار نہیں سکتے۔ مسیح کے باعث اب یہودی اور غیر یہودی بغیر کسی کاہن کے خُدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اُسے قبول کرتے ہی سے ہم خُدا کے گھرانے کے فرد بن سکتے ہیں۔

"ہیکل"

۲۰-۲۲ آیات

مسیح ایماندار کی بنیاد ہے۔ (۱ کرنتھیوں ۳ : ۱۱) رسُول اور نبی اُس رُوحانی ہیکل کے پتھر ہیں جس کو خُدا تعمیر کر رہا ہے۔ ایک نیا مخلوق زندہ پتھر ہے جو کہ مضبوطی کے ساتھ اُس بُنیاد پتھر کے ساتھ ملحق ہے (۱ پطرس ۲ : ۴-۵) جس

طرح سلیمانی ہیکل کی تعمیر کے وقت ہر ایک پتھر ہیکل کے محل وقوع میں لانے سے قبل تراش کر تیار کیا جاتا تھا۔ اسی طرح پاک رُوح نے مسیح کی ہیکل کے لئے ہر ایک پتھر کو تیار کیا ہے۔ تاکہ یہ پتھر بخوبی آپس میں ملحق ہو کر خداوند میں پاک ہیکل بن جائے۔ ایک دن یہ ہیکل مکمل ہوگی۔ کیونکہ خداوند دوبارہ آرہا ہے۔ اور وُہی اِس کا بنیادی اور کونے کے سرے کا پتھر ہوگا (زبُور ۱۱۸ : ۲۲) جب تک وہ نہ آئے، ایماندار اُس میں مل جل کر رُوح کے وسیلہ سے ایک عمارت بنتے جاتے ہیں۔ خُداوند اس ہیکل کی تعمیر کے لئے ساری دُنیا میں سے پتھر چن کر تراش رہا ہے۔

تیسرا باب

۱-۳ آیات "بھید"

پولُس قیدی بن گیا۔ کیونکہ اس کے دل میں غیر اقوام کے لئے محبت تھی۔ اس کے باعث یہودی اسے نگاہ نفرت سے دیکھنے لگے (اعمال ۲۲: ۲۱-۲۲) اس کے قید کے ایام رائیگاں نہ تھے۔ کیونکہ خداوند اس کی معرفت گہرے بھید کھولتا رہا جن کو اس نے اپنے خطوط میں ظاہر کیا ہے (رومیوں ۸ : ۲۸) خدا کے فضل کی مختاری کلیسیا کے لئے اس کو بخشی گئی۔

"مختصر حال" آیت نمبر ۳۔ پولُس اس کی طرف اشارہ کر چکا ہے (انسیوں ۱۱-۹-۱۰ ، ۲۰ : ۱۹) اب وہ اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے کلیسیا کا بھید اس پر ظاہر کر دیا گیا تھا لفظ "بھید" سے یہاں مُراد ہے "وہ ایسا راز جو افشا کر دیا گیا" "یہ بھید پریشان کرنے والا نہیں ہے۔

کلیسیا بنائے عالم سے پیشتر ہی خدا کے ارادہ میں تھی اس نے صدیاں گزرنے دیں۔ یہاں تک کہ ایماندار یہودیوں اور غیر اقوام کا ایک گروہ یا جماعت جو اُٹھے مسیح کے ذریعہ ایک تنظیم بن گئی۔

۴-۶ آیات "خوشخبری"

بلا شک و شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پولُس کو پاک رُوح کے وسیلہ سے

کلیسیا سے متعلق بھید کا پُورا پُورا مکاشفہ بخشا گیا پھر بھی وہ اس مکاشفہ پر اجارہ داری کا دعوےٰ نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۵۔ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتی ہے کہ بھید اب بڑی صفائی کے ساتھ کھول دیا گیا ہے۔ عہدِ عتیق کے زمانوں میں بھی یہ ظاہر کیا گیا۔ کیونکہ ابرہام اور یُوناہ کے وسیلہ سے چاروں طرف غیر اقوام میں اس نجات بخش حقیقت کا اعلان کیا گیا ہمارے خداوند نے انجیل کی اشاعت یہوُدیہ کی سرحدوں سے پرے تک کی اور نمایاں حقیقت یہ تھی کہ اب مسیح میں ایماندار یہودی اور غیر اقوام ہردو الٰہی وعدوں کے ہم میراث ہو سکتے ہیں۔ یہ بات کوئی حیران کُن نہیں کہ غیر اقوام مسیحی اب برتری رکھتے ہیں۔ لیکن پولُس کے زمانہ میں یہ ایک نئی اور حیران کُن حقیقت تھی۔ صدیوں تک خُدا یہودی لوگوں کو خاص الخاص طور پر اپنے سایہ تلے رکھے رہا اور اس قسم کی منادی کرنا کہ غیر اقوام بھی اس بُنیاد پر نجات کے پُورے پُورے حقدار ہیں بلاشک انقلاب تھا مسیح کی موت نے حدود توڑ پھوڑ دیا (۲: ۱۴-۱۶)

خِدمت

۷-۹ آیات

پولُس کے پیغام کا مسیح اور دیگر رسولوں کے پیغام کے ساتھ مقابلہ کرنے میں کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں (یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اِس زمانہ کے لئے پولُس کی خوشخبری بالکل نئی اور نادر تھی) یہ خیال اغلب ہے کہ کلیسیا کا بھید سب سے پہلے پولُس پر ظاہر کیا گیا۔ اور دُوسرے اس سے غافل تھے۔ یہاں تک کہ دوسروں پر

پولُس کی معرفت ظاہر کیا گیا۔ نہ تو اس پیغام میں اور نہ ہی کلسیوں ۱: ۲۳-۲۹ میں اِن غیر اقوام کا ذکر ہے۔ پولُس خود بیان کرتا ہے کہ اس پر یہ بھید بلا شرکتِ غیرے ظاہر نہیں کیا گیا۔ بلکہ دُوسرے رسولوں اور نبیوں پر بھی۔

غیر اقوام کے پاس یسُوع کا نام لے جانے کے لئے پولُس "چُنا ہوا وسیلہ" تھا۔ لیکن اس ضمن میں بھی وہ پہلا نہ تھا۔ ہمارے خداوند یسُوع نے کہیں پیشتر اپنے شاگردوں کو بادشاہت کے بھیدوں میں یہ بتا دیا تھا (متی ۱۳) کہ اُن کا میدان دُنیا ہے (آخری حکم متی ۲۸ : ۱۸) صعود سے پیشتر۔ پولُس کی تبدیلی سے پیشتر اُن کو تمام دُنیا کے سامنے نجات کی منادی کرنے کا حکم اور اختیار دیا جا چکا تھا۔ (اعمال ۱: ۸) پطرس پہلے غیر اقوام میں منادی کرنے کے لئے تیار کیا گیا (اعمال ۱۵: ۷-۹) پولُس خوشی مناتا ہے کہ اُسے (جو ستانے والا تھا) غیر اقوام کے سامنے فضل کی منادی کا حق بخشا گیا۔

معموری

(۱۰-۱۱ آیات) دُنیا کو مخلصی دینے سے خدا نے جس حکومت کا اظہار کیا ہے ساری طاقتوں کو اُسے تسلیم کرنا ہوگا۔ بُرائی اور نیکی ہردو کی طاقتیں (۱: ۲۱، ۶: ۱۲) (نیک) فرشتے اِن باتوں کو سمجھنے کے مشتاق تھے۔ (۱-پطرس ۱: ۱۲) (بُرے) فرشتے اپنی آزردگی اُور مایُوسی کے بارے میں دریافت کریں گے۔ ذرا غور کیجئے۔

جس کلیسیا سے ہمارا تعلق ہے (اگر ہم خُدا سے پیدا ہُوئے ہیں) وُہ فرشتوں پر بھی ظاہر ہوگی کہ وُہ کلیسیا خُدا کی طرح طرح کی حکمت کا بہت بڑا مکاشفہ ہے۔

فرشتے حیران تھے جبکہ تجسّم کے وقت جبرائیل فرشتہ تجسّم کا اعلان کرنے کو گیا۔ فرشتگان اُس کی پیدائش کے وقت حمد و ثنا میں لگ گئے۔ بیابان اور گتسمنی باغ میں اُس کی خدمت کی۔ قبر پر سے پتھر کو لڑھکا دیا۔ اُس کے صعود کے وقت اُمید کا پیغام دیا۔ ان تمام باتوں کے خاتمہ پر ابھی وُہ اور زیادہ حیرانی سے انگشت بدنداں ہوں گے۔

"کلیسیا"

۱۲-آیت

اُس کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنیوالا ہے

چونکہ خدا کا ازلی ارادہ مسیح میں کلوری پر پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ ایمانداروں کو اُس کے فضل کے تخت کے سامنے بھروسہ کیساتھ رسائی اور دلیری حاصل ہے لفظ دلیری وہی ہے جو عبرانیوں ۴: ۱۶ میں مستعمل ہے اور اس سے مراد "بولنے میں دلیری" ہے۔ ہم جو خاک اور راکھ اور اپنے گناہوں اور قصوروں میں مُردہ ہیں۔ ہم خُدا کے جلال میں براہِ راست آنے کے قابل ہیں۔ اور اُس کے ساتھ ایسے گفتگو کر سکتے ہیں جیسے ایک زمینی باپ کے ساتھ۔

یہ بات ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ پاکترین مقام میں داخل ہونے کا ہمارا یہ بھروسہ صرف یسوعؔ کے خون ہی سے ممکن ہے (عبرانیوں ۱۰: ۱۹) جب ہمارے خداوند نے صلیب پر جان دیدی۔ ہیکل کا پردہ پھٹ گیا۔ اس سے پیشتر صِرف کاہن ہی کفارہ کے دِن پاک مقام میں داخل ہونے کا بھروسہ رکھتا تھا۔ اور وُہ بھی صرف خون اور رسمی طہارت کے ساتھ۔ اب سب کچھ بدل گیا ہے۔

"اطاعت گزاری"

۱۳-۱۴ آیات

خدا کے ازلی ارادہ کے پیشِ نظر اور لوگوں کا مسیح کے وسیلہ سے براہِ راست تخت تک رسائی کے باعث پولُسؔ نے محسوس کیا کہ اب لوگوں کے پاس ہمت ہارنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ خواہ اُن کے راہنما اور پیشوا کے ساتھ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ "تم میری اُن مصیبتوں کے سبب سے جو تمہاری خاطر سہتا ہوں ہمت نہ ہارو" وُہ اُن کو از راہِ نصیحت کہتا ہے۔ اگر ان کا پیشوا مصائب کو دیکھ کر گھبرا جاتا تو یہ اُن کی بے عزتی اور ہتک تھی لیکن یہ بات اُن کے لئے باعثِ فخر تھی کہ اُن کا پیشوا (پولُسؔ) مصائب کے درمیان بھی ہمت نہیں ہارتا۔ کتنی بدقسمت ہے وہ جماعت جن کا پیشوا مصیبتوں کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔ خُدا بعض اوقات اپنے خادموں کو دُکھ دیتا ہے۔ تاکہ انجیل کی اشاعت عالم گیر ہو جائے پولُسؔ اِس سبب سے باپ کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہے (۱۴ ویں) وُہ شکر گزاری کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا جس کام کو شروع کرتا ہے وہ اُسے پایۂ تکمیل تک بھی پہنچا دیتا ہے۔

"دولت"

۱۶-آیت

پولُسؔ کی یہ دُعا تھی کہ اُس کے نومرید مسیح میں جلال کی دولت کو محسوس کریں اور اُس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں زورآور ہو جائیں۔ اُس کے جلال کی دولت کا اظہار کتاب میں ہُوا ہے۔ اور رُوحانی آدمی ہمیشہ کتاب کے متعلم رہے ہیں۔ اگر مسیحی لوگ اپنی دولت پر قبضہ جمالیں تو اُن کے ہونٹوں سے کس طرح تعریف کے نغمے حمد و ثنا بن کر پھوٹ نکلیں گے۔

ایک دفعہ کسی شخص نے ایک قیدی کے پاؤں کو زنجیروں سے جکڑا ہُوا دیکھ

کہ اُسے بچانے کی کوشش کی لیکن اپنے قائدین کے خوف سے ایسے نہ کر سکا۔

ایک دفعہ اُس نے اُس قیدی کو ایک کتاب دی وہ اِس کتاب کو نہیں لینا چاہتا تھا وُہ کتاب بغیر استعمال کے جُوں کی تُوں اُس کے پاس پڑی رہی۔ تین سال کے بعد اُس نے کتاب کو کھولا اور اُس میں ایک چھوٹی سی ریتی دیکھی جو اُس کو آزاد کر سکتی تھی۔ وُہ خود اپنی لاپرواہی کے باعث فوراً رہا نہ ہو سکا۔

لوگ زندگی سے محرُوم رہ کر موت کی حالت میں رہتے ہیں۔ غلامی میں زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ وُہ کتاب کی تلاش نہیں کرتے۔

"سکُونت کرے"

۱۷ آیت

انجیل کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ مسیح ایماندار کے اندر سکُونت کرے۔ مسیح کو صرف اس لئے ہی نہیں بخشا گیا کہ ہم گناہوں کی سزا سے رہائی پائیں بلکہ اس لئے کہ وُہ ثابت کرے کہ وہ ہمیشہ موجُود اور ہمدرد ساتھی ہے۔ جو ہمارے اندر سکُونت کرتا اور زندگی میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

ڈاکٹر پارکر نے ایک دفعہ کہا "جس طرح تُم استعمال کرنا چاہو اُتنا سب کے لحاظ سے تمہارا مسیح چھوٹا اور بڑا ہے"۔

آپ کا اِس سے کیا تعلق ہے؟ لفظ سکونت سے یہاں مُراد ہے "گہرے طور پر سکونت کرنا"۔ کیا مسیح آپ میں گہرے طور پر سکونت پذیر ہے اور کیا آپ اُس میں فضل کی گہرائیوں کو جانتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو وہ (مسیح یسُوع) جس گھر میں رہتا ہے۔ اُس گھر میں اُس کی ملکیت کامل ہوگی وُہ مکمل طور پر مالک ہوگا۔

"معلوم کر سکو"

۱۷-۱۹ آیات

تمام مقدسین کے ساتھ خُدا کی محبت کی لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی اور اونچائی معلوم کرنے کی شرائط یہ ہیں۔ آیت ۱۷ "محبت میں جڑ پکڑ کے اور محبت میں قائم ہو کر"

درخت پتے پھل پھُول وغیرہ

جڑ

عمارت اور بُنیاد :۔ جب تک خُدا کے ساتھ ہمارا تعلق نہ ہو ہم اُس کی محبت کی وسعت کو معلُوم کرنے کے قابل نہ ہو سکیں گے نہ ہی ہم خُدا کی معموری سے معمور ہو سکتے ہیں۔ کلامِ خُدا کی مُحبت کو ظاہر کرتا ہے۔ جہان کی وسعت تک (یوحنا ۳:۱۶)

"معموری"

۱۹ آیت

کون سی بات ہے جو ایماندار کو خُدا کی ساری معمُوری ہونا ممکن قرار دیتی ہے۔ موڈی نے ایک دفعہ کہا "دنیا جلدی جانے گی کہ سرِ تسلیم خم کرنے والے انسان کے لئے مسیح کیا کچھ کر سکتا ہے"۔

ہم خُدا کی قدُرت کو ظاہر کرنے والے ہیں

ہم سوُرج کو سمندر۔ دریا۔ پہاڑ ندیوں اور شبنم کے قطروں میں دیکھتے ہیں وہ ہر ایک چیز میں اپنا عکس ڈالتا ہے۔ کوئی انسان بھی اتنا چھوٹا نہیں ہے کہ خُدا اُس کے ذریعہ دوسروں میں محبت ظاہر نہ کر سکے۔ خُدا ہر ایک آدمی کو معمُور کرنے کے لئے تیار ہے اور وُہ ہمیں آمادہ کرتا ہے کہ ہم اپنے بدن زندہ اور پاک قربانی ہونے کیلئے

اُس کی مدد کریں۔

ایک آدمی نے سوال کیا "یہ کیونکر ہے کہ مسٹر الف میں اس قدر روحانی قوّت ہے"؟ جواب ملا "وہ آسمانی دروازوں کے اس قدر قریب رہتا ہے کہ وہ اِتنا حاصل کرتا ہے جو ہم نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں"۔

۲۰-۲۱ آیات

"بہت زیادہ"

بہت زیادہ سے مراد ہے۔ بے اندازہ، بے نہایت، بے حساب، ہمارے خیالات کی تمام وسعت اور حدود کو توڑنا ہے۔

ایک دفعہ کسی کالج کے پرنسپل کو کالج کے لئے ۵۰،۰۰۰ روپوں کی ضرورت تھی۔ وہ ایک تاجر کے پاس گیا۔ اور اپیل کی۔ تاجر نے اُس کی اپیل کو رد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس تاجر کے بیٹے نے پرنسپل صاحب کو بتایا کہ اُس کا باپ کسی کالج کی امداد کے لئے ایک ارب روپیہ دینا چاہتا ہے۔ وہ تھوڑی مدد کرنے کے حق میں نہیں ہے اگر کالج کی ساری ضروریات آپ اُس کے سامنے پیش کریں تو وہ آپ کو ایک ارب روپیہ دے دے گا

کئی بار تھوڑا مانگنا یا ضرورت سے کم مانگنا غلطی ہے۔ کیا ہم اپنے آسمانی باپ سے بہت زیادہ مانگنے کے عادی ہیں۔

چوتھا باب

"لائق"

۱-۲ آیات

افسیوں کے خط کا دُوسرا حصہ مسیح کی تعلیم کی مضبوط بُنیاد سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں روزمرہ کی زندگی کے لئے اخلاقی زندگی کا سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ مسیح میں اپنے مقام کے باعث ہمیں اُس کے مطابق چلنا ہے۔ ہماری بڑی بلاہٹ کا اظہار ہماری فروتنی سے ہے۔ حلیمی دُوسری خوبی ہے۔ اور حلیمی سے مُراد کمزوری یا بُزدلی نہیں ہے۔ جس نے ہمیں بُلایا ہے۔ وہ حلیم تھا۔ (متی ۱۱:۲۹ فلپیوں ۲:۱-۱۱)

ایک دُوسرے کی برداشت کر کے یعنی نہ صِرف ہمیں دُوسروں کی برداشت کرنا ہے۔ بلکہ دُوسروں کو ہماری برداشت کرنا ہے۔ اگر ہم میں یہ بات نہ ہو تو ہم اپنے خُداوند کی مانند نہیں ہو سکتے۔

"ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسُوع کا بھی تھا"۔

۳- آیت

"یکتائی"

مسیح کے ساتھ ہمارے تعلق کا پہلا نشان ہے کہ ہم ایسی زندگی بسر کریں۔ جس سے "رُوح کی یگانگی صُلح کے بند سے بندھی رہے"۔ ہمارا حصّہ یہ ہے کہ ہم اُس یگانگی کا تحفظ کریں جو ہمیں حاصل ہے۔ اور جس کو برباد کرنے کے لئے ابلیس ہروقت کوشاں رہتا ہے۔ اس سے اختلاف رائے کی عدم موجودگی مُراد

نہیں ہے۔ اگر ہم معمولی سے معمولی باتوں میں بھی سب کے ساتھ اتفاق نہ کر سکیں تو پھر بھی ہمیں رُوح کی یگانگی کو قائم رکھنا ہے۔ کیونکہ ہم سب ایک ہی رُوح سے پیدا ہوتے ہیں اور ہمارا سب کا ایک ہی خداوند ہے جس نے ہم سب سے محبت رکھی ہے۔ خداوند میں میرا بھائی کون ہے؟

کیا صرف وہی جو ہماری اپنی کلیسیا کے رُکن ہیں؟ نہیں

بلکہ ہر ایک جس کا مالک خدا ہے میرا بھائی ہے اور میرا حق ہے کہ میں اُس کا ہی جاؤں اور اُس سے محبت رکھوں۔ یاد رہے کہ رُوح کی یگانگی کا شیرازہ اختلافِ رائے سے برباد نہ ہو جائے۔

۴-۶ آیات "ایک"

یہاں پر مسیحی اتحاد کی بنیاد بیان کی گئی ہے۔ ایک ہی بدن ہے یعنی حقیقی کلیسیا ہر ایک فرد کو یکساں اُمید حاصل ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ اُس نے دُعا کی کہ وہ ایک ہوں جس طرح میں اور باپ ایک ہیں۔ (یوحنا ۱۷: ۲۱)

ایک ایمان ہے۔ مسیح پر ایمان جو صلیب پر مر گیا۔ جی اُٹھا اور صعود فرما گیا۔

ایک ہی بپتسمہ۔ کئی لوگ اس سے مراد رُوح کا بپتسمہ لیتے ہیں۔ یعنی ۴: ۴ میں پہلے ہی رُوح کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۳) ظاہرا طور پر اس سے مراد پانی کا بپتسمہ ہے جس کا خداوند نے حکم دیا۔ کیونکہ ایمانداروں کی رفاقت میں شـ[illegible] ہے۔ اور یہ ابتدائی حق ہر ایماندار کو حاصل ہے ہم ایک ہی خدا[illegible] سب کا باپ اور سب کے اُوپر ہے۔ سب

ہیں اور سب کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ یہ ہماری مسیحی رفاقت کی بنیاد ہے۔ اور ان بنیادی حقائق پر غور کرتے ہوئے ہمیں کوشاں رہنا ہے کہ رُوح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔

۷-۱۰ آیات "صعُود"

پاک رُوح کے الہامات نے اِس بات پر مہر کر دی کہ خداوند باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے۔ "جب اس نے صعود فرمایا تو وہ قیدیوں کو ساتھ لے گیا اور آدمیوں کو انعام دیئے"۔

اِس سے مراد ہے کہ جب کوئی بادشاہ فتحمند ہوتا ہے۔ تو وہ واپس جاتے وقت اپنے اسیروں کو بھی ساتھ لے جاتا ہے۔ اِس کے بارے میں مختلف آرا ہیں لیکن ہم یہاں پر اُس اختلاف کے بارے میں بات چیت نہیں کریں گے۔ جو خیال غالب ہے وہ یہ ہے کہ اس سے مراد ابلیس گناہ اور موت ہے۔ جن پر وہ اپنی موت اور جی اُٹھنے کے باعث غالب آیا (کلسیوں ۲: ۱۵) جب وہ آسمانوں کے آسمان پر سرفراز کیا گیا تو اُس نے اپنی کلیسیا کی خدمت کے لئے باقاعدگی کے ساتھ خدمت گزار انعام کے طور پر دیئے۔

مقصد:۔ تاکہ

(۱) مقدس لوگ کامل بنیں اور

(۲) خدمت گزاری کا کام کیا جائے

پاک رُوح مقدسین کو ایسا کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ بڑا سوال یہ ہے

وُہ قائم کرتا ہے ہم اُس کو کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔ اُس کی تعلیم ہمیں یسُوع سے پانا ہے کاش کہ ہم میں وُہ سچائی آجائے جو یسُوع مسیح میں ہے۔

(۲۱-آیت) ہم اُس کے کلام اور سچائی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہم موجُودہ زمانہ کی خطرناک تعلیم کے بارے میں خبردار رہیں۔

۲۵-آیت "جھُوٹ بولنا"

دُنیا میں ایک بُرائی ہے۔ جس کے ساتھ مسیحی دُنیا کبھی سمجھوتہ نہیں کر سکتی اور وُہ "جھوٹ" ہے۔ بائبل کا خُدا جھُوٹ کی برداشت نہیں کر سکتا۔ چونکہ مسیحی نے مسیح کو جو "حق" ہے قبُول کر لیا ہے۔ اس لئے اُسے جھوٹ کے باپ سے علیحدگی کرنا ہے۔ "ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے" کیوں؟ "کیونکہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں" ہم اُس رُوحانی عمارت کا حِصّہ ہیں جس کا سَر مسیح ہے اور یہ کسقدر ہولناک بات ہوگی کہ ہم بدن کے دُوسرے حِصّہ سے دغا کریں۔

حننیاہ اور سفیرہ کا جھُوٹ۔ اُنہوں نے بدن کے دُوسرے حِصّہ سے جھوٹ بولا۔

۲۶-۲۷ آیات "غصّہ"

غُصہ ایک نہایت خطرناک ہتھیار ہے۔ راستبازی کا غُصّہ بھی ہے۔ جو یہوّواہ خُدا کے ماتھے کی شان ہے۔ لیکن اکثر غُصّہ گناہ کا باعث ہوتا ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ کئی بار غُصّہ کا موقع ہے لیکن اس کی ایک معیاد مقرّر کر دی گئی ہے۔ "سُورج کے ڈوبنے تک ...."

جب ہم سوتے وقت غصّہ کو ساتھ رکھتے اور اُس کی پرورش کرتے ہیں تو اُس وقت مصیبت برپا ہوتی ہے۔ ہمارے بستروں پہ غُصّہ پرورش پاتا ہے ہمیں ہر ایک جھگڑے کو سُورج کے غروب ہوتے تک نپٹا لینا چاہیئے۔ ورنہ ہم "ابلیس کو موقع دیں گے۔"

۲۸- آیت "چوری"

پولُس نے کلیسیا کو نہایت اعلیٰ اور عملی تعلیم سے روشناس کر دیا ہے چوری ایک بہت پُرانی عادت ہے۔ ہر ایک نو مرید کو کہا گیا ہے "اگر کوئی پہلے چوری کرتا تھا تو اَب چوری نہ کرے۔" یہ بھی ایک مہلک گناہ ہے۔

اِس میں ہم کیا سیکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنی تنخواہ سے زیادہ دھوکہ سے لیتے ہیں۔ اگر ہم اپنے ملازموں کو کم ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے کام میں بددیانت ہیں تو ہم چور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ہاتھوں سے محنت کریں۔ جو کام بھی ہمارے سپُرد ہے اُس کو یہ سمجھ کر کریں کہ خُداوند کے لئے کرتے ہیں کیونکہ یہ خُوب ہے۔

۲۹-۳۰ آیات "گفتگُو"

پاک رُوح کے وسیلہ سے ایمانداروں پر مُہر کی گئی ہے۔ مہر ایک نشان ہے جس سے جائیداد کا حق جتایا جاتا ہے۔ اس سے یہ مُراد ہے کہ ایمانداروں کو خُدا کی ملکیت سے چھیننے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن ہمیں بڑی صفائی کیساتھ بتایا گیا ہے کہ "مخلصی کے دِن کے لئے ہم پہ مُہر کی گئی ہے۔" جو باتیں خُدا کے رُوح کو

رنجیدہ کرتی ہیں۔ اُن سے ہم کو شرم کرنا چاہیئے۔ اگر ہم رُوح کو رنجیدہ کریں۔ تو ہم مہر کرنے والے کے کس قدر ناشُکر گزار ہوں گے۔ گندی گُفتگو سے ہم پاک رُوح کو رنجیدہ کرتے ہیں۔ ہماری گفتگو ایسی ہو جس سے سُننے والوں پر فضل ہو۔

"تلخ مزاجی"

۳۱-۳۲ آیات

۳۱-آیت میں وہ چند باتیں مندرج ہیں جو مسیحی لوگوں میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ کئی مسیحیوں کو صِرف اشارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُن کو صِرف ایک شعلہ کی ضرورت ہے جس سے وُہ فوراً بھڑک اُٹھتے ہیں اور ۳۱ آیت میں مذکور تمام گناہوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ باتیں رُوح کو رنجیدہ کرتی ہیں۔ مسیح میں طاقت ہے کہ وُہ ان باتوں سے آزاد کر کے ہمارے اندر مہربانی اور نرم دِلی پیدا کر سکے اور نہ صرف یہ بلکہ وُہ ایک دُوسرے کو معاف کرنے کی رُوح بھی پیدا کر سکتا ہے۔ گویا وُہ اپنا مزاج اُس میں پیدا کرتا ہے۔

پانچواں باب

چال

۱-۲-آیات

"خدا کی مانند بنو"، خُدا کی پیروی کرنے والے بنو۔ خدا کے شاگرد بنو۔ مانند بننے کے لئے جو لفظ استعمال ہُوا ہے اُس کا مطلب ہے "تقلید" متقلد۔ پیروکار۔ تقلید کرنے والا۔

ہمیں مُقدس ترین شخصیت کی تقلید کرنے میں جھجک محسُوس کرنا چاہیئے مگر ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ خُدا کی اور اس کے بیٹے یسُوع مسیح کی تقلید کریں (۱-پطرس ۲:۲۱) دُنیا دار کے لئے ایسا کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن ایماندار کے لئے جب تک وہ پاک رُوح کی ہدایت سے چلتا ہے ایسا کرنا ضروری ہے (آیت نمبر۹) خُدا کی تقلید کرنے والے سے مراد سب سے پہلے یہ ہے" محبّت سے چلنا جیسے مسیح نے ہم سے محبت کی ہے"۔

اِس باب میں ہماری چال کے متعلق تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔

(i) محبّت سے چلو (پہلی آیت)

(ii) نور کے فرزندوں کی مانند چلو۔ (آیت نمبر ۸)

(iii) احتیاط اور فرمانبرداری (پاؤں پھونک پھونک کر رکھنا) سے چلنا (آیت نمبر ۱۵) ہر طرف سے دیکھ بھال کر چلنا۔ ایک لحاظ سے یہ تین ہدایات ایماندار کی زندگی کا راستہ بیان کرتی ہیں۔ اِس نمونہ کے مطابق زندگی خوشبودار زندگی ہے۔ "جس طرح مسیح نے

بھی ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند خُدا کی نذر کر کے قربان کیا" اُس نے اپنا آپ دے دیا۔ قربانی محبت کی آخری منزل ہے۔ اُس نے گنہگار سے محبّت کر کے محبت کی آخری منزل بھی طے کر دی۔

۳-۴ آیات "ناپاکی"

کوئی آدمی خدا کا مُقلّد ہو کر اِن مذکورہ گناہوں کا غلام نہیں ہو سکتا۔ ناپاکی کا نزدیک ترین لفظ بیہودہ گوئی ہے۔ (احمقانہ گفتگو) "احمق گناہ کر کے ہنستے ہیں" (امثال ۱۴: ۹) اُن کی گفتگو سے بدبُو آتی ہے۔ وُہ ناپاک ہے۔ ٹھٹھا بازی سے مُراد ہے۔ بداخلاقی اور آوارگی بے معنی اور بے سُود باتیں کرنا۔ ایک طرح کی ہنسی کی باتیں ہیں جس سے رُوحانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اِن باتوں کی زیادتی بھی گناہ ہے۔ زیادتی خطرناک ہے۔ ہماری گفتگو ایسی ہو جس پر ملامت نہ ہو سکے (طِطس ۲: ۸)

۵-۸ آیات "خُدا کی بادشاہی"

گناہ کے متعلق ہلکا سا نظریہ مسیحی زندگی کے مُتضاد اور منافی ہے۔ اگر نام نہاد مسیحی کی عادات نوزاد مسیحی کی مانند نہیں ہیں تو یہ بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ اُسے نوزادگی کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ ناپاکی اور لالچ ایک نشان ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے لوگ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پولُس کہتا ہے "کوئی تم کو بے فائدہ باتوں سے دھوکا نہ دے،" کیونکہ انہی گناہوں کے سبب سے نافرمانی کے فرزندوں پر

خُدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔" لوگ دھوکا کھانا اور فریب میں پڑنا پسند کرتے ہیں۔ خُدا کے فرزند اِن گناہوں سے کراہیت اور نفرت کرتے ہیں۔" خُداوند میں نُور" ایماندار خُداوند میں نُور ہیں۔

۹ آیت "پھل"

"رُوح کا پھل تاریکی کے کاموں کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے۔ آیت نمبر ۱۱۔ رُوح کے پھل کا خلاصہ دو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱) نیکی (۱۱) راستبازی

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ رُوح خُدا کی سچائی کی بنیاد پر عمل کرتا ہے۔ کئی برس ہوئے پروفیسر فنڈلے (FINDLAY) نے کہا۔ "اگر انسان خدا کے اختیار کو ترک کر کے اپنی اپنی من مانی کریں۔ تو خدا کا بویا ہوا وہ بڑا درخت یعنی مسیحی خوبیاں اور خصائل اوپر سے لے کر نیچے تک سوکھ جائیں گی اور آئندہ طوفان اُس کی ساری قوّت اور طاقت کو گرا کر زمین پر لے آئے گا۔" بے ایمانی اِن خوبیوں کی جڑ پر کلہاڑا مارتی ہے۔

بعض لوگ بضد ہیں کہ خواہ کسی سچائی پر بھی کوئی کاربند کیوں نہ ہو۔ اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن سچائی رُوح کا پھل ہے اور سوائے مسیح کی قبولیت کے اُن کا سب کچھ ہیچ ہے۔

۱۰-۱۳ آیات "ملامت کرنا"

جو گناہ غیر نجات یافتہ لوگ پوشیدگی میں کرتے ہیں اگر اُن کو منظرِ عام پر لایا

جائے تو ہم کانپ اُٹھیں گے لیکن اُس وقت کیا ہو گا جبکہ نام نہاد مسیحیوں کے گناہ منظرِ عام پر لائے جائیں گے۔ جو آدمی بظاہر اچھا ہے لیکن اندر یعنی باطن میں گندہ اور پلید ہے۔ وُہ تمام اِنسانوں سے بدتر ہے۔ وُہ ریاکار ہے قدرت اور مکاشفہ ہر دو ہمیں آگاہ کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم باہر سے دکھائی دیتے ہیں وہی ہم اندر سے بھی ہوں۔ ہمارا ظاہر اور باطن یکساں ہو۔ بعض لوگوں کی زندگیاں اِس قِسم کی ہیں کہ وُہ خداوند کے نور میں چلتے ہیں اور خُداوند میں نُور ہیں اور دُوسرے لوگ اُن کی زندگیوں کو دیکھ کر اپنے آپ پر ملامت اور توبہ کرتے ہیں۔ یعنی رُوحانی آدمی خود نہیں بلکہ اُن کی زندگیاں ہی ناپاک لوگوں کو ملامت کرتی ہیں۔ کیا ہم بھی اُن ہی لوگوں میں سے ہیں جن کو خداوند دُوسرے لوگوں کی ملامت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔
وہ تاریکی کے کاموں پر روشنی ڈالتے ہیں اور لوگوں کو گناہ کے بارے قائلیت بخشتے ہیں۔

۱۴-۱۶ آیات "بیداری"

آپ کے چاروں طرف لاتعداد لوگ گناہ کی تاریکی اور غفلت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بے دین لوگ نہ صرف سوتے ہیں بلکہ اُن پر ہر وقت نیم خوابی اور غنودگی طاری رہتی ہے۔ وُہ چلتے ہیں تو بھی سوتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں لیکن وُہ سُنتے نہیں۔ صرف پاک رُوح ہی اُنہیں اِس نیند اور غنودگی سے چونکا سکتا ہے۔ سونے والے جاگ۔ رُوحانی موت سے جی اُٹھ۔ مسیح تجھ کو روشنی بخشے گا۔ وقت کوتاہ ہے۔ ہر لمحہ قیمتی اور نادر ہے۔ جب تک

وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ جو وقت بھی آپ کے پاس ہے اُسے استعمال کریں اُس وقت کو خُدا کے لئے استعمال کریں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ اپنی رُوح کو کھو رہے ہیں۔ ہم وقت کو غنیمت جانیں وقت کو خرید لیں (جس طرح ایک سوداگر قیمتی موتی اور سب کچھ دے کر ایک قیمتی ہار خرید لیتا ہے) کیونکہ دن بُرے ہیں۔ راستباز ہونے کے لئے ہوش میں آئیں۔ وقت سرعت اور تیزی کے ساتھ گزرتا جا رہا ہے۔ اس لئے اِس وقت سے فائدہ اُٹھائیں۔

۱۸-آیت "رُوح سے معمُور ہوتے جائیں"

اِس آیت میں دنیوی اور مسیحی خُوشی کا مقابلہ ہے۔ مسیحی اور بے دین شخص کے دستور العمل کا مقابلہ ہے۔ غیر نجات یافتہ اور ہلاک ہونے والا شراب کے پیالے میں خوشی کا جویاں ہے اور شراب میں متوالے ہو کر وہ جھُوم جھُوم کر گاتے ہیں دہریئے اور بے خُدا لوگ اپنی ضیافتوں میں شراب سے متوالے ہو کر اسی قسم کی خوشی کے جویاں ہیں۔ مسیحی پاک رُوح سے معمُور ہو کر ایک نئی قِسم کا گیت گاتا ہے۔ اُس کے پاس ایک نیا گیت ہے (۱۹ویں آیت) ایک شرابی کی خوشی بیرونی ہے لیکن مسیحی کی خوشی کا تعلق اندرونی اور باطنی ہے۔ مسیحی متوالا نہیں ہوتا جس طرح شرابی بلکہ رُوح سے معمُور ہو کر وُہ خوشی سے معمُور ہو جاتا ہے۔ یہیں حکماً کہا گیا ہے: "رُوح سے معمُور ہوتے جاؤ"۔ یہ مثبتی حکم ہے۔ "شراب میں متوالے نہ بنو"۔ منفی حکم ہے۔ رُوح کی معموری کتنی قسم کی ہے (اعمال ۲:۴، ۴:۸، ۴:۳۱)
ہر ایک وقت اور ہر ایک ضرورت کے مطابق نئی قسم کی معموری ہے۔ کیا ہم

رُوح سے معمُوری کی زندگی کی قدرت ۔ برکت اور خوشی کو تجربہ کے طور پر جانتے ہیں ۔

۱۹ ۔ آیت "گیت گانا"

جب کوئی رُوح سے معمور ہو جاتا ہے ۔ تو دِل سے گیت اُٹھتے ہیں ۔ پاک رُوح رُوحانی گیتوں کو پیدا کرتا اور اُبھارتا ہے ۔ رُوح سے معمُور شخص کی زندگی سے پیدا شدہ گیتوں کو رسُول مختلف اطراف سے مختلف الفاظ میں بیان کرتا ہے ۔

مزامیر ۔ گیت ۔ رُوحانی غزلیں ۔

ایسے گیت قیدیوں کو آزاد کر دیتے ہیں ۔ بیماروں کو شفا بخشتے ہیں ۔ غمگینوں کو تسلی عطا کرتے ہیں اور غیر نجات یافتہ لوگوں کو نجات بخش دیتے ہیں ۔

(اعمال ۱۶ ب)

اُس آدمی پر افسوس ہے جس کے دِل میں کوئی گیت اور نغمہ نہیں ہے ۔ گیت عقاب کی مانند ایماندار کو بال و پر عطا کرتے ہیں ۔ جن سے اُڑ کر وُہ اپنے آسمانی مسکن میں پہنچ کر ابدی راحت اور سرُور حاصل کرتا ہے ۔

۲۰ ۔ آیت "شُکر گزاری"

اگر ہم اِس حُکم پر عمل کریں ۔ "سب باتوں میں ہمیشہ شُکر کرتے رہو۔" اور اگر ہم شکر گزاری کے بھید کو معلوم کریں تو ہم جان جائیں گے کہ ان الفاظ کے مقابلہ میں کوئی بات نہیں آسکتی ۔ "اَے خُداوند میں تیرا شکر کرتا ہوں ۔"

ہم دن رات ۔ صبح و شام خداوند کی برکات کے لئے اُس کی حمد و ثنا میں لگے

رہیں گے ۔ شکر گزاری نجات کے لئے انسان کا عملی اظہار ہے کہ خُدا نے اُسے گناہ کی دلدل اور کیچ سے نکالا ہے ۔ کسی نے کہا ہے ۔

"ہم صرف اُن باتوں کے لئے خدا کی شُکر گزاری نہ کریں جو ہمارے پاس ہیں بلکہ اُن کے لئے جو ہمیں ملنے کو ہیں ۔ اور وہ بھی جو ہمارے مانگے بغیر ہمیں مل جاتی ہیں بہت سی برکات پوشیدہ طور پر ہمارے ہاتھ لگ جاتی ہیں ۔ پہلے پہل ہم اُن کو پہچان نہیں سکتے مگر ہم خُداوند کے سُپرد اپنا سب کچھ کر دیں تو ہم یقین کریں گے کہ جو کچھ وہ ہم کو دیتا ہے وُہ ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے ہے ۔" تو ہم پھر کیا کریں کیا ہم سب باتوں کے لئے خُداوند خُدا کا شکر نہ کریں ۔

۲۱-۲۲ ، آیات "تابع فرمانی"

ایمانداروں کو یہ کہہ کر کہ مسیح کے خوف سے ایک دوسرے کے تابع رہو ۔ وُہ خاندانی زندگی کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ "اَے بیویو! اپنے شوہروں کے ایسی تابع رہو ۔ جیسے خداوند کی ۔" پولُس رسُول عورت کی مرد کے ساتھ مساوات کی تعلیم دیتا ہے ۔ (کلسیوں ۳ : ۲۸)

خاندان میں تابع فرمانی کے مقام سے مُراد کمتری نہیں ہے ۔ "اگر تو چاہتا ہے کہ تیری بیوی تیری مطیع ہو جائے تو اُس کی حفاظت اور فکر کر جیسے مسیح کلیسیا کی نگہداشت کرتا ہے ۔" بیوی کی وفاداری کے ساتھ خاوند کا اپنی بیوی سے محبت کا حکم علیحدہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ جس طرح وُہ خاندان کا سر ہے مسیح کلیسیا کا سر ہے ۔

"سرداری"

آیات ۲۳، ۲۸، ۲۹

ہم کو معلوم ہوگیا کہ کس طرح مرد عورت کا سر ہے۔ جس طرح مسیح کلیسیا کا سر ہے وہ کس لحاظ سے کلیسیا کا سر ہے۔ وہ بدن کا بچانے والا ہے۔ خداوند کلیسیا پر ایک مطلق العنان حاکم کی مانند حکومت نہیں کرتا۔ بدن کا سر ہونے کے باعث وہ دیکھتا رہتا ہے کہ کہیں بدن حوادث کا شکار نہ ہو جائے۔ اور وہ اُس کی خوب حفاظت کرے۔

(۲۸ ویں آیت) میں اس کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ خاوند کی بیوی اُس کا اپنا آپ ہے۔ کوئی شخص اپنے بدن سے نفرت نہیں کرتا۔ بلکہ اُس کو پالتا پوستا ہے۔ جیسے خداوند کلیسیا کو (۲۹ ویں آیت) کسی بیوی کو بھی اس قسم کی سرداری سے خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ خاوند کا انتخاب کرنا کہ وہ خداوند کو جانتا ہے کہ نہیں عورت کا اولین فرض ہے۔ اور اسی طرح مرد کا بھی یہی فرض ہے۔

"زوجیت"

۲۴ - آیت

عورت اِس لحاظ سے مرد کے ماتحت ہے جس طرح کلیسیا مسیح کے۔ عورت اس کے ماتحت ہے جو اس کی دلچسپیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اُس کی تابع فرمانی کا ایک مرکز بنا ہوا ہے (خداوند میں ۶: ۱) - جب مرد کسی ایسی چیز کی خواہش کرے جس کے بارے میں خداوند جو بدن کا سر ہے منع کرے تو اُس وقت خداوند کو اوّل جگہ دینا چاہیئے کسی نے کہا ہے "وہ عورت جس کا قبضہ اپنے شوہر کے دل پر ہے اور جو اپنے بچوں کو ضبط میں رکھتی ہے۔ ملکہ و حکمران ہے"۔

"شوہر"

آیات ۲۵-۲۷

جو فرائض شوہر پر عاید ہوتے ہیں وہ اُن سے کہیں زیادہ ہیں جو عورت پر عاید ہوتے ہیں۔ بیوی کو تابع رہنا ہے۔ لیکن شوہر کو محبت کرنا ہے جس طرح مسیح نے کلیسیا سے کی اور اُس نے اُس کے لئے اپنا آپ دے دیا، اگر شوہر خداوند کی اِس بات پر عمل پیرا ہو جائیں تو بیوی ضرور تابع فرمانی کرے گی۔ کئی شوہر شکایت کرتے سُنے جاتے ہیں کہ عورتیں شوہروں کی عزت نہیں کرتیں۔ کیا شوہر اپنی بیویوں سے ویسا ہی پیار کرتے ہیں جس طرح مسیح نے کلیسیا سے محبت کی۔ اگر یوں ہو تو وہ ہمیشہ عقلمندی اور مہربانی سے پیش آئیں گی وہ اُس کی بھلائی کے لئے اپنی جان تک بھی دینے سے گریز نہیں کریں گی۔ عورت مرد کے سر سے نہیں تاکہ عورت حکومت نہ کرے عورت مرد کے پاؤں سے نہیں تاکہ اُسے لتاڑ نہ دیا جائے بلکہ دل سے ہے تاکہ شوہر اُس سے محبت کرے۔

"کلیسیا"

آیات ۳۰ - ۳۲

"ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیں" کئی لوگ اِس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہے دُلہن نہیں۔ لیکن یہ بیان صاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہے جس طرح عورت مرد کا بدن ہے۔ "اُس کی ہڈیوں میں سے ہڈی اور گوشت میں گوشت"۔ صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے دونوں ایک بدن ہو سکتے ہیں اور وہ ہے شادی۔ کلیسیا خداوند کے بدن کی حیثیت سے اُس سے محبت اور زندگی پاتی ہے

چھٹا باب

بچّے

۱-۳ آیات

بربادی اور ہلاکت کا جو نشان رومیوں ۱: ۲۸-۳۰ میں مندرج ہے۔
وہ والدین کی نافرمانی ہے۔ آخری ایّام کا بھی یہی ایک نشان بیان کیا گیا ہے۔
(۲-تیمتھیُس ۳: ۱-۲) خُداوند کا قانون مطالبہ کرتا ہے کہ ہم ماں اور باپ ہر دو
کی فرمانبرداری کریں (۲-آیت) بائبل ماں کے حقوق کی حمایت کرتی ہے۔ (امثال
۱: ۸، ۶: ۲۰) پولُس اِس حکم پر ۱-۳ آیات میں بہت زور دیتا ہے۔

والدین

۴-آیت

باپ کے فرض کو مثبت اور منفی ہر دو طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ اپنے
بچّوں کو دِق نہ کریں (کلسیوں ۳: ۲۱)۔ بچّوں کی تربیت میں دانا ہونا ضروری ہے
جب بچّے غیر ضروری اور بے جا مطالبات کرتے ہیں تو اُن کے ساتھ وحشیانہ سلوک
کیا جاتا ہے۔ ان کو مناسب جواب دینا چاہئیے۔ باپ کا نمونہ بچّوں کے لئے
بہترین ہو۔ محبّت کے تحت تابع فرمانی بہترین اصول ہے مثبت پہلو یہ ہے کہ بچوں
کی خداوند میں تربیت کی جائے۔ یہاں تعلیم کے دو عناصر بیان کئے گئے ہیں۔
تربیت:- عملی تعلیم اور ضبط

نصیحت :- عمل کو روشن کرنا۔

باپ کے کندھوں پر ایک بڑا اور بھاری ذمّہ داری ہے ۔اس زمانہ میں بچوں کی تربیت کا سارا کام ماں پر چھوڑا جاتا ہے ۔یہ دونوں کا فرض ہے ۔جب ماں اور باپ دونوں اِس قدر مصروف ہیں کہ اُن کے پاس بچوں کی تربیت کے لئے کوئی وقت نہیں تو بچے بگڑ جاتے ہیں ۔

"نوکر"

آیات ۵-۹

انجیل نے بہت سے غلاموں کو آزاد کر دیا ۔پولس رسول نصیحت کرتا ہے ، کہ غلاموں یا نوکروں میں مسیحی خدمت کی رُوح پیدا کرو ہم تلخ مزاج مالک کی خدمت کر سکتے ہیں یہ جان کر کہ خداوند ہماری خدمت کو دیکھتا ہے ۔اور وہی اس کا بدلہ ہم کو دے گا ۔اور یہ کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا کے لئے اور خداوند کے جلال کے لئے کرتے ہیں ۔ہم آدمیوں کو خوش کرنے والوں کی طرح خدمت نہ کریں ۔کام خواہ کتنا بھی کیوں نہ ہو ۔ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو ، ہم یہی سمجھ کر کریں کہ خداوند کے لئے کرتے ہیں ۔ مثال ۔ بوعز اور اس کے نوکر (رُوت ۲:۴)

فلیمون اور انیسمس

"مضبُوط"

آیت ۱۰

پولس رسول اب عمدگی کے ساتھ عملی ہدایت کا خلاصہ پیش کرتا ہے جن کو ایمانداروں کے سامنے رکھا گیا ہے ۔اگلی آیت میں ایک جنگ اور جنگ کے

ہتھیاروں کا ذکر ہے جنہیں خُداوند مہیّا کرتا ہے ۔" مضبوط ہو"

ہم کیوں کمزور ہو کر شکست کھا جائیں ۔ہم سب کچھ خداوند میں کر سکتے ہیں جو ہمیں طاقت بخشتا ہے " فلپیوں ۴:۱۳ ۔اگلی آیت ہمیں مضبُوط ہونے ، بلکہ قائم رہنے کے لئے تیار کرتی ہے ۔جنگ کے لئے تیاری خدا کی طرف سے ہے کیونکہ ہتھیار بھی اُسی کے ہیں ۔اُس کی قدرت کے زور سے مُراد ہے کہ ہماری قوّت کا سرچشمہ اور منبع کون ہے ؟ اس قدرت کا راز اس میں ہے کہ ہم اپنے آپ میں ایک کمزوری محسوس کریں ۔

"ہتھیار"

آیت ۱۱

ہم نے اپنی اندرونی اور باطنی طاقت کا احساس کر لیا ہے ۔اب ہم نے معلوم کر لیا کہ نہ صرف اندرونی طور پر ہمیں مضبوط ہونا ہے بلکہ بیرونی طور پر ہتھیار بند (مسلح) ہونا ہے ۔تاکہ ہم دشمن کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہیں ۔ہم سب ہتھیار باندھ لیں ، مبادا ادھورے ہتھیار ہونے کی وجہ سے ہم شکست کھا جائیں ۔ہمارا دشمن بڑا چالاک اور شاطر ہے ۔" سب ہتھیار" سے مُراد ہے کہ ہم اسی طرح مسلّح ہو جائیں کہ ہماری شخصیت بخوبی مسلح ہو جائے ، اس جنگ میں لڑنے کے لئے انسان کا بنا ہُوا کوئی ہتھیار کارگر نہ ہوگا ۔ابلیس کے منصوبے ۔برائی کی تمام تر قوتوں کا سردار ۔ہم اُس کے کارندوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ۔جنگ بہت بڑی ہے ۔دُشمن مردِ میدان اور چالاک ہے ۔لیکن اگر ہم خُداوند کے سارے ہتھیاروں سے ملبس ہو جائیں تو یقیناً فتحمند ہوں گے ۔ہمارے ہتھیار رُوحانی ہیں ۔(۲ کرنتھیوں ۱۰:۳-۵)

۱۲-آیت "کُشتی کرنا"

ایماندار نہ صرف ابلیس کے ساتھ بلکہ اُس کی بُرائی کی تمام تر قوا (قوّتوں) کے ساتھ اُلجھا ہُوا ہے، گُناہ ایک ہولناک حقیقت ہے۔ گُناہ نے آسمان پر بھی حملہ کیا اور اُس نے ایک فرشتہ کو اور اُس کے ساتھ اُس کے حواریوں کو بھی گرا دیا۔

تکبّر اعزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد (یسعیاہ ۱۴ باب)

اِن طاقتوں کے ساتھ اِنسان کی جنگ ہے۔ کیونکہ تاریکی کی قوا نے دُنیا کو اندھیر کر دیا ہے۔ اندیکھی طاقتیں جو خُدا کے خلاف جنگ کرتی رہتی ہیں۔ اُس کے حملے لاتعداد اور طاقتور ہیں۔ اگر ہم اُن کی موجودگی کا انکار کریں تو اِس سے اُن کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اِن طاقتوں کے مقابلہ میں ہماری کیا اُمید ہے؟ ہمارے پاس ایک ہتھیار ہے۔ ہمارے پاس یسُوع مسیح ہے۔ ہمارے پاس رُوح کی تلوار ہے۔

۱۳-آیت "قائم رہ سکو"

چونکہ ہمیں اِس دُنیا کی رُوحانی طاقتوں اور تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی فوجوں سے کشتی کرنا ہے جو آسمانی مقاموں میں ہیں اِس لئے ضروری ہے کہ ہم "خُداوند کے سب ہتھیار باندھ لیں" تاکہ "بُرے دن میں مقابلہ کر سکیں" باندھ لو سے مُراد ہے کہ خُدا نے سب ہتھیار تیار کر رکھے ہیں اور اب یہ ایمانداروں کا فرض ہے کہ وہ اُن سے مسلح ہو جائیں۔ اِس سے یہ مُراد ہے کہ یہ لڑائی کوئی پوشیدہ یا خندق

کی لڑائی نہیں ہے۔ بلکہ کھلم کھلا (علانیہ) میدان میں جنگ ہے۔

ہتھیار سات قسم کے ہیں :-

۱- سچائی سے کمر کس کر۔ ۲- راستبازی کا بکتر۔
۳- پاؤں میں صُلح کی خوشخبری کے جوتے۔ ۴- ایمان کی سپر
(خُداوند نے ابرہام سے کہا کہ وُہ اُس کی سپر ہو گا)
۵- نجات کا خود ۶- رُوح کی تلوار
۷- ہر وقت اور ہر طرح سے رُوح میں دُعا اور منّت کرتے رہو۔

ان کے پہننے سے ہم فتحمند اور ظفریاب ہوتے ہیں۔ دُعا اِن ہتھیاروں کو مضبُوطی سے سنبھالے رکھتی ہے

۱۴-۱۵ آیات "قائم رہو"

ایک مسیحی کُھلی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہاں تک تنہائی پسندی اور راہبانہ زندگی کا کوئی مقام نہیں (امثال ۱۳-۷) (یسعیاہ ۱۱: ۱۵) (یسعیاہ ۵۹: ۱۷) سچائی اور راستبازی ہمارے محافظ ہیں۔ کمر اور بکتر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں مل کر بدن کا ہتھیار بنتے ہیں۔ سچائی اور راستبازی کے ہتھیاروں کے بغیر ہمارے دیگر ہتھیار ڈھیلے ہو جائیں گے۔ گِر جائیں گے اور ہم شکست کھا جائیں گے۔ یہاں پر جوتی سے مُراد رومی سپاہیوں کی جُوتی ہے۔ جو کیلوں کے ساتھ مضبُوط کی جاتی تھی اور وہ پاؤں میں ٹھیک بیٹھتی تھی۔ صُلح کی خوشخبری کی جنگ میں مسیحی کے پاؤں مضبُوطی سے رہیں تاکہ وُہ اکھڑ نہ جائیں۔ جب تک خُون ہم پر نہ ہو (کلسیوں ۱: ۲۰) ابلیس کسی وقت

بھی ہمیں گرا سکتا ہے۔

"کیا ہی خوشنما ہیں اُن کے قدم جو اچھی باتوں کی خوشخبری دیتے ہیں۔"

۱۶۔آیت

"سپر"

یہاں ایک ہتھیار ہے جو سب سے اوپر ہے۔ ایمان کی سپر (ابرہام کے پاس بھی سپر تھی۔ پیدائش ۱۵:۱) ۔اس سے رُومی سپر مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مُراد وُہ بڑی سپر مُراد ہے جس سے ساری شخصیت ڈھانکی جاتی ہے۔ ایمان دار جو خُدا کے وعدوں پر قائم رہتا ہے۔ ممد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔ ایمان رُوح کی حفاظت کرتا ہے۔ ابلیس کے جلتے ہوئے تیر۔ یہ زہر یا کسی اور مہلک چیز سے زہریلے کئے جاتے ہیں۔ یہ ہر وقت ہمارے چاروں طرف چھوڑے جاتے ہیں صرف ایک چیز اُن کو دُور بھگا سکتی ہے اور وہ ہے ایمان کی سپر۔ اگر ابلیس ہمیں آسمان سے نہ نکال سکے تو ہمیں راستہ ہی میں زخمی کر دیتا ہے۔ اور ہم کمزور ہو کر رہ جاتے ہیں۔ "اے کم اعتقادو" وہ راہ میں حملہ کرتا ہے۔ آپ کیوں سپر کو پہن نہیں لیتے؟

۱۷۔آیت

"خود"

ہم نے بدن کے ہتھیاروں اور پاؤں کے ہتھیاروں کا مطالعہ کیا ہے۔ اب ہم کو اپنے سر کے لئے بھی ہتھیار کی ضرورت ہے۔ ابلیس سر پر ہولناک حملے کرتا ہے۔ خدا نجات کا خود مہیا کرتا ہے۔ جس کو اگر پہنا جائے تو سر کو درست رکھتا ہے۔ مسلسل حفاظت کا خیال جس کا انحصار انجیل کے وعدوں پر ہے بے ایمانی کے

خیالات پر غالب آتا ہے۔ اِس خود کی شکل صلیب سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے جب ابلیس اُس کو دیکھتا ہے تو وُہ گھبرا جاتا ہے۔ کیونکہ وُہ دِل اور دماغ کو اپنے قبضہ میں نہیں کر سکتا۔ ابلیس کا کوئی حملہ بھی کارگر نہیں ہو سکتا۔ اگر

(۱) سر پر خود اور

(۲) دِل میں کلام ہو۔

"تلوار"

ہاتھ کے لئے ہمیں ایک ایسے ہتھیار کی ضرورت ہے جس کو ہم بخوبی چلا سکیں (۱۷ویں آیت) عبرانیوں ۴:۱۲) میں بھی اِس کا ذکر ہے۔ ہمارے خداوند نے اپنے بیابانی تجربہ میں ہمیں اِس کا استعمال اپنے تجربہ سے بتایا ہے (متی ۴:۴، ۴:۷، ۴:۱۰) جو شخص اپنی بائبل کو بخوبی استعمال کرنا جانتا ہے۔ اُس کے سامنے ابلیس کا کوئی ہتھیار کارگر نہیں ہو سکتا۔ ہماری تلوار پاک روح کی طرف سے ہے۔ اور وہ اِس کو چلانے کا دھنی ہے۔ سکھانا اُس کا کام ہے کیا آپ نے آزمائش کے وقت اِس کو چلانا سیکھ لیا ہے۔ اگر آپ نے سیکھ لیا ہے تو آزمائش کے وقت آپ ابلیس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

۱۸۔آیت

"دُعا"

آسمانی مقاموں میں جو فوجیں مقیم ہیں اُن پر غالب آنے کے لئے ایک اور بات کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہتھیار گر جائیں گے۔ اگر اُن کو دُعا کے ساتھ مضبوطی

سے نہ باندھا جائے۔ ہم اِس کے بارے میں صرف روزمرّہ ہی خیال نہ کریں۔ بلکہ ہر لمحہ خطرہ کے وقت اِس کی ضرورت ہے۔ خطرہ چونکہ ہر وقت ہے اس لئے اس کی ہمیں ہر وقت ضرورت ہے۔ "ہر وقت اور ہر طرح رُوح میں دُعا اور منّت" یہ صرف دُعا کرنا ہی نہیں بلکہ رُوح میں منّت کرنا بھی ہے۔ یہ مؤثر ہے۔ ہم پاک رُوح کی سفارشات کا وسیلہ ہوں (رُومیوں ۸: ۲۶) شخصی بیداری کے بغیر یہ ہتھیار کارآمد نہ ہوگا۔ دُعائیں بیداری دُوسروں کے بارے میں بھی ہمیں فکرمند کریگی اور دیگر مُقدّسین کے لئے رُوح میں منّت کرنے کے لئے بھی آمادہ کار کریگی۔ اگر ہم سب ہتھیاروں کو اِس سے باندھ لیں تو فتح ہمارے قدم چُومے گی۔

"مُنادی"

۱۹-۲۰ آیات

پولُس کی ضرورت کا بڑا راز یہ ہے کہ وُہ چاہتا ہے کہ اُس کے لئے اور مُقدّسین کے لئے دُعا کی جائے۔ وُہ ہر ایک خط میں کہتا ہے کہ اُس کے لئے دُعا کی جائے۔ دُعا کرنے والے لوگ ہی مضبُوط اور طاقتور مُناد پیدا کرتے ہیں۔ ہماری دُعا بھی پولُس ایسے مُناد پیدا کر سکتی ہے۔

اگر پولُس رسُول کو تو مریدوں کی دُعا کی ضرورت تھی تو ہمیں کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ ٹوری نے کہا۔

"لوگوں کے لئے دُعا نہ کرنے سے مُناد بزدل ہو جاتا ہے۔"

ہم اکثر مُنادوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں کیا ہم نے اُن کیلئے دعا کی ہے؟ اگر ہم دُعا کرتے تو منادی کا شجر ضرور پھل لاتا۔ پولُس کی مُنادی نے اُسے قیدی بنا دیا لیکن

باوجودیکہ وُہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہُوا تھا۔ وُہ پھر بھی ایک ایلچی کی حیثیت سے سچائی کے کلام کی مُنادی کر رہا ہے۔

(i) یہ سب ہتھیار سامنا کرنے کے لئے ہیں۔

(ii) یہ تعداد میں سات ہیں۔

(iii) لڑنے کے لئے صرف ایک ہتھیار ہے۔ باقی تمام حفاظت کے لئے ہیں اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایمان دار نے آگے بڑھنا ہے۔ اِس میدان جنگ سے بھاگ کر جانے والا ہلاک ہوگا۔ کیونکہ پُشت کے لئے کوئی ہتھیار نہیں ہے، ایماندار کو ہر وقت آگے اور صرف آگے بڑھنا ہے۔ ہر ایک پر لازم آتا ہے کہ وہ منادوں کے لئے دعا کرے۔ تاکہ خداوند کی کلیسیا ترقی کرے اور خداوند کا اعلیٰ نام جلال پائے۔

"اعتماد"

۲۱-۲۲ آیات

پولُس رسول تخکس پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور اُسے پیارا بھائی اور خُداوند میں دیانتدار خادم کہہ کر پکارتا ہے۔ اُسے مکمل طور پر اعتماد ہے کہ وُہ اُس کے تمام حالات سے کلیسیا کو آگاہ کرے گا۔ اِسی اعتماد کے ساتھ وہ اِس پیارے بھائی کو اُن کے پاس بھیجتا ہے۔ یہ بات ۲۲ویں آیت سے صاف ظاہر ہے۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ کلیسیا پولُس کے مصائب کے باعث غمزدہ اور دکھی تھی۔ یہ سچ ہے کہ جب ایک عضو دُکھ اٹھاتا ہے تو تمام بدن دُکھ اُٹھاتا ہے۔ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سچے ایماندار

ایک دُوسرے کے دُکھ اور غم میں ایک دُوسرے کے برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ اور وُہ اپنے مظلوم اور دُکھی بھائیوں کے لئے تسلی اور اطمینان کا سبب بنتے ہیں۔

۲۳-۲۴ آیات "اطمینان ایمان محبّت اور فضل"

کلماتِ برکت کے یہ کتنے پیارے الفاظ ہیں۔ وُہ بھائیوں کے لئے خُدا باپ اور خدا بیٹے کی طرف سے اطمینان کی درخواست کرتا ہے۔ یہ وُہ اطمینان ہے جو دنیا نہیں دے سکتی۔ یہ صرف خدائے ثالوث کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہی اطمینان ہے جس کی بابت یسُوع نے کہا۔ میں تمہیں اپنا اطمینان دیتا ہُوں۔ "تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت تو اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو۔ مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں"۔ (یوحنا ۱۶ : ۳۳)

پولُس رسُول یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ کلیسیا میں ایمان کے ساتھ محبت ہو۔ کاش کہ خدّام الدین کلیسیا کے لئے ایسی ہی دُعا مانگیں اور یہی اُن کے کلماتِ برکت ہوں۔ یہ کلماتِ برکت اُن لوگوں کے لئے ہیں جو خداوند یسُوع مسیح سے لازوال محبت رکھتے ہیں۔ یہاں پر تین الفاظ قابلِ غور ہیں۔

ا۔ خداوند :- جس کا مطلب ہے "مالک" "آقا" یا "کپتان"

ب۔ یسُوع :- "چھڑانے والا" "نجات دہندہ" "مخلصی دینے والا" "رہائی بخشنے والا" "آزاد کرنے والا" "گناہ کے بندھن توڑ کر گناہ کے قیدی کو آزاد کرنے والا"۔

ج۔ مسیح :- "مسح کیا ہُوا" (دیکھئے یسعیاہ ۶۱واں باب۔ لُوقا ۴ : ۱۸، اعمال ۱۰ : ۳۸)۔

وہ اِس لئے مسح کیا گیا تاکہ بھلائی کرے۔ اور اُن سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے ہیں شفا دے۔

اور کلام بڑی صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ خدا نے یسُوع ناصری کو رُوح القدس اور قدرت سے مسح کیا۔

وُہ لوگ جو خداوند یسُوع مسیح سے لازوال محبّت رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے پولُس کی یہ دُعا بھی ہے کہ اُن سب پر فضل ہوتا رہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ہر وقت خداوند کے فضل کے محتاج ہیں۔ ہم ایک پل بھر بھی اُس کے فضل کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

وُہ جو کلیسیا میں خدمت کرتے ہیں کاش کہ اُن کے دِل سے کلیسیا کے لئے یہی دُعا نکلتی ہے۔ آمین

